جلد ۴ نمبر ۸

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولٰئک ہم المفلحون

تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو نیکی کی طرف بلائے اور بھلائی کا حکم کرے اور بدی سے منع کرے اور ایسے لوگ ہی [illegible]

ایڈیٹر

صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

قیمت سالانہ عوام سے (عہ) دو روپیہ اور طلباء سے (عہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ

رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

بابت ماہ شعبان ۱۳۲۷ ہجری | فہرست مضامین | مطابق ماہ اگست و ستمبر ۱۹۰۹ء

باہتمام حافظ عبد الرحیم صاحب مینیجر ۱۴ ماہ شعبان ۱۳۲۷ ھجری کو قادیان دار الامان سے شائع ہوا

رسیدات بابت ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۷ ہجری

۱۲۳ مولوی گلاب الدین صاحب	۲/	قاضی عبداللہ صاحب چندہ ممبری	۸/
۴۰۰ مولوی محمد علی صاحب	عا/	ماسٹر عبدالرحیم صاحب	۴/
۶۱۵ سی سی حسین کاکا صاحب	عا/	میاں احمد الدین صاحب زرگر	۴/
۴۸۸ منشی عبدالعزیز صاحب	عا/	۱۲۸ میاں نور احمد صاحب	عا/
۵۶۹ میاں صمد الدین صاحب	عا/	۵۹۱ میاں نور محمد صاحب	عا/
۱۲۲ منشی گلاب دین صاحب	۲/	۶۲۳ سکندر علیخان صاحب	عا/
۵۸۵ ابوبکر محمد جمال صاحب	عا/	۵۵۷ بابو نور محمد صاحب	عا/
۴۸۷ ظہار الدین صاحب	عا/	۴۵۶ میراں بخش صاحب	عا/
۴۸۲ شیخ عبدالرحمان صاحب	عا/	ماسٹر عبدالعزیز صاحب چندہ ممبری	۴/
بابو نیاز محمد چندہ ممبری	سے/	۵۹۹ چوہدری محمد عبداللہ صاحب	عا
۵۰۶ حکیم عمر الدین صاحب	عا/	محمد مقبول ہیڈ منشی چندہ لائبریری	عہ/
۲۱۷ منشی محمد افضل صاحب انسپکٹر	عا/	۴۴۲ محمد شفیق صاحب	عا/
خان محمد حسین خانصاحب چندہ دارالکتب لجنہ	عہ	۵۲۸ بابو فقیر علی صاحب	عا/
۳۶۶ خواجہ عبداللہ صاحب	عا/		

رسیدات بابت ماہ رجب سنہ ۱۳۲۷ ہجری

۱۲۶ منشی گلاب الدین صاحب	۲/	بابو نور الہی صاحب چندہ ممبری	عہ/
۱۶۶ میاں پھول محمد صاحب	عا/	۳۶ ماسٹر شیر محمد صاحب	عا/
۴۰۵ بابو محمد شفیع صاحب	عا/	۴۸۶ جیون شاہ صاحب	عا/
۱۲۱ بابو نور الدین صاحب	عا/	۵۵۴ میاں قطب الدین صاحب	عا/
۵۹۰ شکر اللہ خان صاحب	عا/		

بقایاداران غور فرماوین ؛ جن اصحاب نے ابھی تک قیمت ادا نہیں کی انکے نام رمضان کا پرچہ وی پی کیا جاویگا امید ہے کہ صاحبان وی پی کو واپس کر کے دفتر کو نقصان نہیں پہنچاوینگے جن اصحاب کو وی۔ پی وصول کرنے میں تامل ہو وہ اخیر شعبان تک دفتر میں ..

اطلاع دہندہ ؛ منیجر

کاتب کی غلطی کی وجہ سے ۲۸۵ کی جگہ ۱۸۵ لکھا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

دو نقطوں کے درمیان خط مستقیم ایک ہوتا ہے

ہم ایک ایسے زمانہ میں رہتے ہیں جو علم۔ سائنس۔ معلومات۔ ایجادات۔ اختراعات اور تحقیقات کا زمانہ ہے یہی نہیں بلکہ سب سے بڑھکر نکتہ چینی اور حب القوم کا زمانہ ہے ہر قوم اپنی ترقی اور اصلاح و فلاح کی فکر میں ہے ہر مذہب اور ہر ایک فرقہ اپنی ہستی کے قیام مخالف کی پستی اور اپنی تعداد کے بڑھانے کی دھن میں لگا ہوا ہے چونکہ ہمارا تعلق مذہبی دنیا سے ہے لہذا ہم اسی عالم کی سیر کرتے ہیں۔ اس تھیٹر میں ہمیں مختلف ایکٹر دکھائی دیتے ہیں۔ ہر ایک بڑے زور سے اپنے دعاوی کو راست اور مخالف کو جھوٹا بتا رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے ست ات ناستے پرو دھرم، راستی سے بڑھکر کوئی دین نہیں۔ دوسرا کہتا ہے است کا تیاگ کرنا اور ست کا گرہن کرنا آریوں کا دھرم ہے" تیسرا کہتا ہے "ہم خداوند مسیح کے نام سے دنیا میں راستی پھیلاتے ہیں" ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا سچائی آگئی اور جھوٹ دفع ہو گیا۔ درحقیقت جھوٹ اس قابل ہی تھا کہ دفع ہو جاتا۔ اور ان الدین عند اللہ الاسلام اللہ کے نزدیک مذہب حقہ اسلام ہے

وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب دعاوی ہیں جنکو کھینچ تان کر ہر ایک شخص اپنا مطلب سیدھا کرتا ہے ابطالب حق اس منظر کو دیکھکر حیران اور پریشان ہے کہ کس کو سچّا اور کسکو جھوٹا کہے۔ چونکہ کسی دعوئی کا بلا دلیل ثبوت نہیں ہوتا اور کھرے اور کھوٹے کی پرکھ کیلئے کسی کسوٹی کا ہونا لازم ہے اسلیئے ہم ان دعاوی کو ذرا تفصیل کے ساتھ سنکر اور امور تنقیح قائم کرکے ایک خاص معیار پر کستے ہیں اور صحیح صحیح اگلا لکھتے ہیں۔

مدعیان مذاہب کی دو قسمیں ہیں۔ اول ہستی باری تعالیٰ کے قائل دوم منکران ذات باری تعالیٰ مگر ہمارا روئے سخن پہلے اُن لوگوں کی طرف ہے جو وجود باری تعالیٰ کے قائل ہیں۔ انکے دعاوی اور انپر جرح حسب ذیل ہے۔

یہودی (۱) ہمارا مذہب قدیمی (۲) ہماری کتاب اوّل (۳) سب نبی بنی اسرائیل کی برگزیدہ قوم میں سے آئے (۴) اسلام اور عیسائیت کا مخزن و منبع یہودیت ہے (۵) پس اگر کوئی مذہب راست ہے تو یہودیت ہے۔

جرح (۱) دقیانوسی خیالات اور بیسویں صدی میں (۲) تمہارے جتنے فرقے اتنی توراتیں ایمان تو طالمود پر اور دعویٰ خدا کی کتاب کا (۳) سب نہیں تو بہت سے ضرور آئے اور بنی اسرائیل کی قوم میں آئے اور محض انہی کے لیئے آئے ہم تو عالمگیر مذہب کی تلاش میں ہیں (۴) تم نے اصل کو چھوڑ دیا دوسروں نے لیلیا تمہاری کتابوں میں مسیح اور احمدؐ کی پیشگوئیاں موجود اور تم ابتک منتظر (۵) تمپر غضب الٰہی کے آثار موجود جھوٹوں کا انجام تمہاری وجود سے ظاہر چپہ چپہ زمین تمہارے قدم رکھنے کو نہیں مارے مارے پھرو۔ تمہارا مذہب دین حقہ کیونکر اور سب کے لیئے کسطرح ہو سکتا ہے۔

عیسائی (۱) بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح آیا (۲) وہ خود خدا اور خدا کا

اکلوتا بیٹا (۳) باپ بیٹا اور روح القدس تین اور ایک (۴) خداوند یسوع بے
باپ پیدا ہوا (۵) دنیا کے گناہوں کے بدلے پھانسی پائی اور کفارہ ہوئے
(۶) وعظ اور نصیحت سے ہمارا مذہب دنیا میں پھیلا پھیلتا ہے اور پھیلیگا
(۷) ہم کل دنیا کے مالک ہیں (۸) ہرگز خداوند یسوع پر ایمان لائے بغیر نجات
نہیں ہو سکتی وہی ایک سچائی کی روح ہے۔

جرح (۱) جس طرح بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق عمانوئیل مسیح آیا اسی طرح
فارقلیط احمد وہ بنی سچائی کی روح کوہ فاران سے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا ہوا
ماننا پڑیگا (۲) بکّا۔ موتنا۔ ماریں کھاتا ہائے ہائے کرتا انسانوں کی طرح رو رو
دعائیں کرتا ہوا کمزور انسان جو اپنے تئیں نیک بھی نہیں کہتا کہیں خدا ہو
سکتا ہے؟ پھر خدا کا بیٹا ایک مسیح ہی نہیں بائبل کے رُو سے تو پہلوان خدا
کے بیٹے اسرائیل خدا کا بیٹا اور پھر خدا کی بیٹیاں بھی اب مسیح میں کیا خصوصیت
ہے تثلیث عیسائی بھی نہیں سمجھتے پادری گولک ناتھ مجھ سے کہنے لگے اس کا سمجھنا
نہایت مشکل ہے۔ خیر یہ کوئی خاص حساب ہوگا جو محض پادری ایتھمٹک سے ہی
اور وہ بھی خاص خاص لوگوں کے لیے محفوظ ہوگا (۴) کیا آدم بے باپ اور
ماں پیدا نہیں ہوا کیا ہر روز کروڑوں کیڑے مکوڑے بے باپ ماں نہیں
پیدا ہو جاتے؟ کیا ہندو بھی بعض لوگوں کے بے باپ پیدا ہونیکے قایل
نہیں؟ پھر یسوع میں کیا خصوصیت اول تو بے باپ پیدا ہونے کا ثبوت ہی
محال (۵) زید کے سر میں درد اور بکر کو دوائی پلانا یہ خوب منطق ہے لازم ہے کہ
پادری صاحبان وعظ کریں جو چاہو سو کرو کوئی گناہ نہیں یوروپ دانا ہے
اس نے اس مسئلے کو خوب سمجھا ہے (۶) غلط سپین سسلی اور صلیبی
جنگوں میں کیا کیا تھا ایک ہی دن یروشلم کے ستر ہزار مسلمان محض مذہب کے

* بعض کے نزدیک افلاطوں بے باپ ہی پیدا ہوا تھا۔

ترقی ہوئے ممکنہ تحقیقات کے مظالم سے تو عیسائی بھی کانپتے ہیں ہم یہاں تو عیسائیت کی اشاعت محض بھنگیوں تک ہی محدود پاتے ہیں اور افریقہ میں اسلام نے تاک بند کر چھوڑا ہے آیندہ علم خدا کو واقعات تو کچھ اور ہی پیشگوئی کر رہے ہیں (۷) بطریق اعظم کنٹربری تو فرماتے ہیں انگلستان کو عیسائی مت کہو مادہ پرست ہے اب اس سے اور دنیا کا اندازہ کر لو (۸) یسوع بیچارہ تو اسرائیل کی بھیڑوں کی طرف ہی آنیکا دعوے کرتا ہے تم خواہ مخواہ اس کو عالم کا نجات دہندہ بناتے ہو ہم اسرائیلی نہیں اور ہم کو ایک عالمگیر مذہب کی ضرورت ہے محض دعاوی سے کام نہیں چلتا۔

آریہ - (۱) پوتر ویدک دھرم دنیا کے شروع سے ہے (۲) ہمارا دھرم سناتن اور ہماری کتاب سب سے پہلی کتاب ہے۔(۳) وید نے تمام علوم سکھائے ریل ڈاک تار بجلی - ہوائی جہاز وغیرہ تمام ایجادات کا ذکر وید میں ہے (۴) ایشور شکتیمان تو ہے مگر اس عالم کو پیدا نہیں کیا یہ تو یونہی چلا آ رہا ہے ایشور جیو پرکرتی تینوں انادی ہیں (۵) نیوگ کرنا دیش اونتی کے لیئے مفید اور سنتان کی اوپنتی کے لیئے مناسب ہے (۶) وید مقدس دوسری کتابوں کی طرح خانگی معاملات کا ذکر نہیں کرتا (۷) آریہ کا امریکہ وغیرہ تمام ملکوں میں رائج تھا (۸) بھارت ورش ہمارا اور ہم بھارت ماتا کے سپوت ہیں ہم کل دنیا کو ویدک دھرم کے نیچے لائیں گے -

جواب (۱) مہاشے جی دنیا ترقی کر گئی اب دھوتی چھوڑ پتلون پہننے لگ گئے پتھر کے ہتھیار اور سوم رس چھوڑ کر آپ ریوالور اور برانڈی کا استعمال کرنے لگے اب گنگا جی شوجی کی لٹا سے نکلتا بند ہو گئی دنیا کی کل قومیں ملکر ایک ہو گئیں ماں کا دودھ بچہ چھوڑ چلے۔ جان نہیں شروع کی کتاب اگر ہوتی

بھی تو بچے کے دودھ کی طرح شروع میں ہی مناسب تھی اب اس بڑھیا کو گمرہ کل کے پاس گنگا مائی کا ایسا اشنان کرائیں کہ سورگ باش ہو جائے۔"

(۲) دھرم سناتن کے لیئے آپ اور سناتن دھرمی فیصلہ کریں سب سے پہلی کتاب کے لیئے ہم آپکو نامہ دخشور کا حوالہ دیتے ہیں امید کہ آپ نیل کے آگے بھی چند صفر پڑھکر حیران ہونگے کہ یہ تو ہمارے پردادا نکلے مہابو اور پھر سینکڑوں آزاد دیانندی سن کو بلاؤ کا رنگ لگ جاتے ہیں اب آپ اور زرتشتی فیصلہ کریں پھر بات ہو

(۳) خوب کہی اور آتش پرستوں کی کتابیں کہتی ہیں کہ وید بنانے والے بیاس زرتشت کے شاگرد ہوئے اور شاگردی سے فیض پاکر وید رچا اور گرو کی تعلیم پر عمل کرکے پہلے ہی اگنی میٹر ہے پر دہتم کا منتر بنایا پھر تعلیم کا مخزن قبول گبرہن ژند ہوانہ کے بید دیانندی تاویل کے مطابق رلیمہ سمجھنے کریانی سے ریل ترانزم ستار برقی پتر دیتا ہے پوسٹ آفس اور ایماد قی (تمام دنیا) سے ایروپلین ہوائی جہاز کا پتہ ضرور لگتا ہے اور یہ کہ ہالہ کی چوٹیوں پر ریل کے اسٹیشن ہونگے اور مانو ریلیہے کا تو نام ہی ظاہر کرتا ہے کہ منوجی کی ایجاد ہے ہمارے دوست سردار مہر سنگھ نومسلم خوب لکھتے ہیں کہ جو آریہ اور دہریہ میں فرق کرے اُسے انعام جب سب کچھ خود ہی ہوا اور چلتا ہے تو ایشور کس بلا کا نام ہے اسکی کیا ضرورت ہے اُسے ایکطرف شکتیمان کہتے ہو اور دوسری طرف نکما اور بے اختیار ثابت کرتے ہو یہ شکتیمان دیانندی پرمیشور تو شہنشاہ ایڈورڈ کے برابر بھی طاقت نہیں رکھتا بادشاہ اور نہیں تو خطاب دینا اور پارلیمنٹ کو برطرف تو کر سکتا ہے بھولے ساجیو! یہ شد بھگتی مہاراج (دیانند کا پہلا نام) کے زمانہ دہریت کا اثر ہے جس میں تم مبتلا ہو اور ایسا نہ ہو کہ جیو اور پرکرتی اس فرضی پرمیشور کو لوٹیں اور چارلس اور عبدالحمید اور محمد علی

کی قسمت میں شریک کردیں۔

(۵) میرے خیال میں لنگوٹ بند سنیاسی سرسوتی جی نے اپنے ہمجنس مجردوں کے لیئے ایک نسخہ نکالا ہے اور تم دہو گئے ہیں آ گئے ہو انسان فطرتاً بالی اینڈریس یعنے ایک عورت کے ایک سے زیادہ خاوند رکھنے والا نہیں یہ تو کتوں اور سوروں کا کام ہے پھر رانی دروپدی کی طرح پانچ پر کفایت نہیں گیارہ تک ترقی ہوئی ہے شاید ... بائی کے گروجی تم گئے ساتھ اسوقت گیارہ ہی مچھندر ہونگے ہاں ایک اور بات سمجھ نہیں آتی تیسرے نیوگی کا نام اگنی کیوں ہے زیادہ حرارت تو پہلے نیوگی میں ہوتی خیر ہم پوچھ لیں گے اصل غرض تو پتر لینا ہے۔ (۶) گنگا جمنا کے کنارے جھونپڑوں میں رہنے والوں کو کیا ضرورت کہ خانگی معاملات کا ذکر کریں جو انکو ضرورت تھی وہ گائے اور بچھڑوں کی تعریف بادلوں کی مہما اندر کو سلام اگنی کی پوجا فصلوں کی نگہبانی اسے وہ خوب ہر منتر میں پورا کرتے ہیں مگر آپ غلط کہتے ہیں وہاں تو دیور کی کامنا پروہت کی ستائش سوم لتا کی خوبیاں دشمنوں کی تباہی جنگوں کی کیفیت کا جابجا ذکر ہے اور مختلف ٹوٹے پھوٹے قصے میاں بیوی کا جنگ وغیرہ مذکور ہے ہم آپکے کہنے سے یہ بھی مان لیتے ہیں کہ خانگی معاملات کا ذکر نہیں تو کیا یہ کتاب گرہستی لوگوں کے لئے نہیں جو عالمگیر آسمانی کتاب ہوگی اس میں گھر کا ضرور ذکر ہونا چاہیئے ہاں سب مہاشے داڑھی مونچھ منڈوا لنگوٹ باندھ بیراجین تو شاید خانگی معاملات کی ضرورت نہ ہو (۷) امریکہ کیا مریخ میں بھی حکومت تھی چاند کی پہاڑیاں دراصل آریہ رشیوں کے استھان اور دیانندی قلعوں کے کھنڈر ہیں افسوس کہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کو ابھی تک سوائے ہندوستان کے اور کہیں ویدکا

کوئی نسخہ نہیں ملا آریونکا گرنتھ بھی اس سے تاحال خالی ہے (۹) اس میں کیا شک ہے کہ تم بھارت ماتا کے بہوت سپوت سپہ سودیشی تم میں رلئے اور دت جیسے لائق آدمی اور شاید سنگھ بوس اور ڈھینگرا بھی خفیہ طور پر شامل ہوں گرشاور ماتو دیانند کا سا خفی ہی ہے اور پھر تمہارے گرو کی تعلیم کہ وید کے دشمنوں سے ملک کا صفایا لازم ہے تم کیوں بندے ماترم کی جے نہ بولو گے ہم پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کی نمک حرامی کرو گے تو اسے تو عرصہ ہوا کوئی کچھ نہ کہے گا انگریزوں نے تو تمکو پرورش کیا سانپ نہ بنو تم اپنے پولیٹکل مذہب میں ہندوؤں کو تو جذب کر لوگے کیونکہ اسلام کے اثر سے بت پرستی کا خاتمہ ہو چکا ہے مگر غیر ملکونکا ایک خواب ہے اور ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ دیانند تو کیا اگر وید کے وہ بے شمار مصنف جن کے نام حاشیہ وید پر درج ہیں سب کے سب لوٹ آویں تو بھی تم کامیاب نہیں ہو سکتے ہاں آپ نے جگہ جگہ ہماری کتاب کا لفظ استعمال کیا ہے تمہارے پاس کونسی کتاب ہے وید تو ایک نہیں چار کتابیں ہیں اور انکے زمانہ تصنیف میں برسونکا فرق زبان کا فرق پھر ہر ایک کے دو حصے منتر اور برہمنا اور برہمنا پر برہمنونکا تصرف اور اتھروں وید میں مسلمانوں کا دخل جیسا کہ الا م الو رسول محمد صلعم بر شئے سے ظاہر ہے پھر وہ عالمگیر کتاب کہاں اور کسکا نام ہو پس کوئی بات قابل سماعت نہیں اور تمہارا دعوے لغو اور فضول بکواس ہے تمہاری کتاب خود عالمگیر ہونیکا دعوے نہیں کرتی۔

مسلمان (۱) ہمارا نبی موعودہ وقت پر تمام آسمانی کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا (۲) بخلاف دوسرے انبیاء کے تمام دنیا کی طرف آنیکا دعوے کیا (۳) خداوند کریم کی ذات اور صفات پر جو قرآن کریم نے بحث

کی ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں (۴) انسانی فطرت کے ہر پہلو کو مد نظر رکھا (۵) شرک اور بت پرستی کی جڑھ کو کاٹا (۶) ایک عالمگیر شریعت دی جو ہر زمانہ اور ہر ملک کے لیئے یکساں ہے اور ہر صدی میں مجدد تازہ نشانات کیساتھ آتے ہیں (۷) اخوت مساوات اور حریت کو کامل طور پر سکھایا ہے (۸) تمام مذہب کا خلاصہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں کر دیا ہے (۹) ہمارا نبی ایک زندہ اور تاریخی نبی ہے (۱۰) ہمارے سیدھے سادھے اصول میں کوئی ایچ پیچ نہیں (۱۱) قرآن جو دعوے کرتا ہے اسکی دلیل دیتا ہے (۱۲) اور اسکے تمام مظہر سلامت ہیں نبی سلامت مکہ سلامت اور قرآن سلامت

ہمارا قیاس | جسقدر پہلے مدعیان مذاہب کے اوٹ پٹانگ ایچ پیچ دعاوی سن کر ہمکو افسوس ہوا اب اسی قدر ان بادلائل دعووں سے راحت ہوئی اور امید کہ راستی اور کجی میں ضرور فرق ہو جائیگا چونکہ دو نقطوں کے درمیان ایک ہی خط مستقیم ہوتا ہے اسلیئے ان تمام مذاہب میں ایک ضرور حق پر ہوگا اور چونکہ مسلمان کے دعاوی کے ساتھ زبردست دلائل ہیں اسلیئے ہم انکے خلاف کسی قسم کی جرح نہیں کر سکتے ہاں مختصر طور پر انکے دلائل پر ریویو کرتے ہیں۔

ریویو | ان اہل ہنود عیسائیوں اور دیگر مذاہب کی کتابوں میں کلنکی اوتار فارقلیط وہ نبی کی پیشگوئیاں بصراحت موجود ہیں اور کلنکی پران وانا جیل اربعہ اور تورات وژند سے اور نیز اتھرون وید سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے اور دیانند جیسا دشمن اسلام بھی ایسی عبارتوں کی موجودگی کا قائل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ اکثر لوگوں نے نبوت کا دعوے کیا تھا کیوں؟ موعودہ وقت تھا (۲) قل

انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کہ ۔ میں تم تمام انسانوں کی طرف رسول کرکے بھیجا گیا ہوں (۳) سورۃ فاتحہ میں ہی اللہ تعالےٰ اپنا ایک ذاتی اور چار صفاتی نام بتلاتا ہے فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اللہ ذاتی اور رب رحمٰن ۔ رحیم ۔ مالک وغیرہ صفاتی نام ہیں اس طرح قرآن کریم جس رنگ میں اللہ تعالےٰ انسانوں سے پیش آتا ہے اسی طرح ۹۹ صفاتی نام ظاہر فرماتا ہے کیا کوئی اور کتاب اس طرح ایک ہی ذاتی نام پیش کرتی ہے ہرگز نہیں (۴) بیشک سوسائٹی کے قواعد مثل گھروں میں داخل ہوتے ہوئے سلام کرو بیوی بچوں سے تعلق مثل عاشروھن حاکم و محکوم کا رشتہ مثلاً اطاعت اولوالامر مشکلات کا علاج مثل کثرت ازدواج و اطلاق تزکیہ نفس مثل روزہ نماز وغیرہ سخاوت مثل زکوٰۃ رشتہ داروں اور بنی نوع سے سلوک مثلاً ذوالقربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل ۔ یعنے عزیزوں مسکینوں اور مسافروں سے سلوک وغیرہ وغیرہ اور یہ کہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا اللہ کسی کو اسکی طاقت سے بڑھکر تکلیف نہیں دیتا وضو اور جماعت سے صفائی اور یکجہتی سکھاتی ہے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرکے بعض جانوروں کو حرام کر دیا۔

(۵) اسکے گواہ عرب ایران اور ہند اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کا وجود ہے اور پروٹسٹنٹ کب بنے ؟ آریوں اور برہموں نے بت پرستی چھوڑی اسلام کو دیکھکر اور قرآن سے متاثر ہو کر (۶) عیسائیت نے مختلف رنگوں میں اسلام پر حملے کئے مگر یہ بجائے تنزل کے روز افزوں ترقی کرتا گیا سلطنت بھی بلا سے وہ راستی کا بیج تو موجود ہے لوتھر کا ریفارم کرتے وقت بتوں کا گرجوں سے نکلوا دینا ہند کا بُت پرستی کا کھنڈن کرنا اور مسلمانوں کی طرح

ایک قومی سلام یعنے "نمستے" بناتا اور ہفتہ وار جمع ہو کر لیکچر کرنے یہ اسلام کے السلام علیکم اور جمعہ کے خطبہ کی نقل نہیں تو اور کیا ہے ان مصلح لوگوں کا اسلام کی نقل کرنا اس مذہب کے عالمگیر ہونیکی دلیل ہے اور اس زمانہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے وجود باجود نے اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا اور ثبوت دیدیا آتھم اور لیکھرام کی موت و جلسہ اعظم مذاہب کی کامیابی وغیرہ بے شمار نشانات اس زمانہ میں ظاہر ہوئے (۷) فرنچ جمہوریت نے جو الفاظ بمشکل تمام بنائے انکی اصلیت اسلام نے سکھائی (ا) اخوت کل مومن اخوۃ سب مسلمان بھائی ہین (ب) مساوات حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر انسان کا غلام کو سوار کرانا اور خود اسکی جگہ پیدل چلنا (ج) حریت لا اکراہ فی الدین دین مین جبر نہیں اور صحابہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لوگونکا آزادی سے کہدینا "ہم نہیں مانتے دلیل لاؤ"

(۸) انسان کی جسمانی اور روحانی ہر دو حالتوں کو مدنظر رکھکر ایک طرف حقوق اللہ اور دوسری طرف حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی ہے اور الٰہی احکام کو محمد رسول اللہ پورا کرتے اور نمونہ بنکر دکھاتے ہیں جو ہر مذہب میں مفقود ہے (۹) ہر ایک نبی کی زندگی مین بناوٹی حالات کی ایزادی ہوتی ہے اور انکے واقعات زندگی کا صحیح پتہ نہیں چلتا بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کرشن اور مسیح ایک تھے بعض کہتے ہیں بدھ اور مسیح ایک تھے کوئی کہتا ہے یسوع کوئی شخص دنیا میں کبھی ہوا ہی نہیں مگر یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ محمد رسول اللہ صلعم کا وجود بھی کسی احتمال کا باعث ہے اور تاریخی اور زندہ نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۰) جس مذہب کو جنگل اور صحرا کے بدوی اور بغداد اور غیر ناطہ کے پروفیسر

اور عالم یکساں خلوص اور محبت سے مان رہے ہیں اس کی سادگی اور عام فہم ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے یہاں کوئی تین ہیں ایک اور ایک تین نہیں ہیں نہ ہی کسی آیت وحرم کا جھگڑا ہے سیدھے سادھے اوصاف احکام ہیں اور ایک خدا کو منوایا گیا ہے سادہ دلائل دیئے گئے ہیں مثلاً تم اپنے بنائے ہوئے بتوں کو کیونکر خدا مان سکتے ہو وہ تمہارے نفع اور ضرر کے مالک نہیں (۱۱) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہم نے یہ قرآن اوتارا ہم اسکے محافظ ہیں ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو فأتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداء بھلا ایسی ایک صورت تو بنا لاؤ جاؤ اپنے حمائتیوں کو بھی جمع کر لو فان لم تفعلوا ولن تفعلوا تم ہرگز ہرگز نہ بنا سکو گے ابتک قرآن ان دعاوی میں سچا ہے اور سچا رہیگا۔

۱۲ ایکیا یہی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پکڑے اور صلیب پر لٹکائے جائیں اور حضرت عمرؓ اور علیؓ جیسے شجاع شہید کئے جائیں اور اس امن کے زمانہ میں لیکھرام جیسے لوگ گھر کے اندر قتل ہوں اور دشمنوں کے نرغہ میں ایک بے یار و مددگار انسان محفوظ رہے جیسا اس نے فرمایا تھا واللہ یعصمک من الناس ہم تجھکو انسانوں کے شر سے محفوظ رکھینگے۔ بدھ گیا گنگا مائی دوار کا جی کاشی جی جگن ناتھ۔ بیت المقدس۔ پیڑا ہو ن سب غیر لوگوں کے ہاتھ میں آئیں اور وہ بکہ مبارک یعنے مکہ معظمہ اور وہ موعودہ باغ یعنے فلسطین مسلمانوں کے ہاتھ میں ہی رہے اور پھر وید میں بقول دیانند برہمنوں اور مسلمانوں کا تصرف ہو اور انجیلیں ساٹھ میں سے چار منتخب ہوں اور پھر بھی بدقسمتی سے ان میں اختلاف اور قرآن سینہ بسینہ لاکھوں حفاظ کو ازبر ہو اور ہر ایک نقطہ اور شعشہ تک محفوظ ہو۔

ہماری کسوٹی یا معیار

الغرض ہم اب تمام مذاہب کے دعاوی۔ جرح اور ریویو سے فارغ ہو کر ایک خاص معیار مقرر کراتے ہیں اور طالب حق کی تسلی کے لیئے ان تمام ادیان کو اس پر رکھکر دیکھینگے اور پھر آخری فیصلہ دینگے ہم نے تاحال جرح کے موقعہ پر جرح اور خوبیوں کے موقعہ پر اعتراف کیا ہے اب ہم علانیہ معیار مقرر کر کے اپنا ہی کہہ سنا دیں گے کسی مذہب کی سچائی کے لیئے ہم منفصلہ ذیل اصل پیش کرتے ہیں اور اسکو ہم ہر جگہ دیکھینگے اور جانچ پڑتال کرینگے۔

چونکہ ہم اور ہمارا جسم دو ہیں اور تصوف کی اصطلاح میں جسم سواری اور روح سوار ہے یا جسم گھر اور روح گھر والا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ روح کا تعلق نور سے اور اعلیٰ ہستی سے ہے اور اسکی غذا عبادت اور قربت الہی ہے اور جسم کا تعلق عالم سفلی سے اور اسکی غذا سفلی اشیاء ہیں۔ یا یوں کہو کہ ہم آسمانی ہیں اور ہمارا جسم زمینی ہے اور ہم آسمانی اور زمینی دونو ہیں پس مذہب ایسا ہونا چاہیئے جو ان دونوں حالتوں پر ہر طرح سے اور ہر پہلو سے پورے اطمینان کے ساتھ روشنی چاہتا ہے یعنی حق اللہ اور حق العباد کو کلی اور کما حقہ بیان کرتا ہے

اول۔ حق سے ہماری مراد یہ ہے (۱) یہ مذہب ذات باری کی نسبت کیا تعلیم دیتا ہے (۲) صفات باری کو کس طرح بیان کرتا ہے (۳) عبادت کا کیا طرز ہے (۴) روحانیت کو اس میں کہاں تک دخل ہے (۵) اسکے ساتھ زندہ نشان ہیں (۶) معجزات کی اسکے نزدیک کیا حقیقت ہے (۷) دعاؤں کی قبولیت کا کہاں تک اقرار ہے (۸) نجات کا انحصار محض اعمال صالحہ پر رکھتا ہے یا فضل کو بھی کوئی

دخل ہے (۹) خدا کے فرشتوں کو کیا سمجھتا ہے (۱۰) تخلیق عالم پر کیا کہتا ہے (۱۱) حشر نشر کی نسبت اسکا کیا اعتراض ہے (۱۲) الہام الٰہی کی کب کس طرح اور کیوں ضرورت سمجھتا ہے۔ دوم حق العباد سے ہماری یہ مراد ہے کہ یہ مذہب باپ بیٹے میاں بیوی عزیز و اقارب کے کیا تعلقات بتلاتا ہے (۲) حاکم و محکوم آقا و نوکر میں کیا رشتہ رکھتا ہے (۳) انسانوں کو متحد اور متفق کرنے کے لیئے کونسے وسائل سکھلاتا ہے (۴) پیر اور مرید کو کس طرح چلنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ (۵) امن اور جنگ میں کس طرح زندگی گزارنے کا ارشاد ہے (۶) دوستوں اور واقفوں سے ملتے وقت کن آداب کا لحاظ کراتا ہے (۷) مدعی مدعا علیہ اور منصف کے کیا فرایض بتلاتا ہے (۸) تجارت۔ حرفت۔ صنعت اور طالب علمی مین کن احکام کے ماتحت چلاتا ہے (۹) وراثت کا کیا قانون ہے اور اسے پاک بنانے کی کہانتک اجازت ہے (۱۰) مرد و عورت کے کیا حقوق ہین اور ان مین کیا فرق ہے (۱۱) اکل و شرب کے کیا احکام ہین (۱۲) حفظان صحت کا کہانتک خیال رکھا گیا ہے۔

ہم اپنا محاکمہ لکھنے سے پہلے منصف ناظرین کی خدمت مین تمام مذاہب کے دعاوی ہمارے حج اور ریویو پڑھنے کی درخواست کرتے ہین اور پھر تکلیف دیتے ہین اور سردست خود اس معیار پر کس کر دیکہین اول تو فیصلہ ظاہر ہی ورنہ ہمارے ناظرین محاکمہ اور آخری فیصلہ کا انتظار کرین جس کے لیئے ہم تشحیذ کے اگلے نمبر کی تاریخ ڈالتے ہین وما توفیقی الا باللہ۔

خاکسار عبد الرحیم مدرس تعلیم الاسلام

شہزادہ امن کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن ٭ زلزلہ کیا اس جہان سے کوچ کر جانیکے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکارینگے مجھے ٭ اب تو تھوڑے رہگئے دجّال کہلانیکے دن

آہ! ان اشعار کو پڑھکر لوگوں نے ہنسی کی خدا کے غضب کا خوف نہ کیا اللہ کی طرف بلانیوالے کو نفرت کی نظر سے دیکھا عذاب الٰہی کو معمولی واقعات خیال کیا زلزلہ کے لفظ پر ہنسی اوڑائی ۴- اپریل کے خوفناک منظر سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا پروفیسر ادموری نے جو کہا اسے آمنا وصدقنا کہکر مان لیا مگر ایک مامور من اللہ کے الفاظ کی باوجود تجربہ پرواہ نہ کی۔ کبھی کسی زٹلی نے اشتہار دیا کوئی زلزلہ نہیں آیگا کہیں گورنمنٹ کو اکسایا کہ یہ شخص سنسنی پھیلا کر امن عامہ میں مخل ہوتا ہے مگر جسطرح خدا کا کلام تھا "پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی" "زلزلہ کا ایک اور دھکا" اور یہ سلسلہ تتبعھا الرادفۃ کے ماتحت جاری رہا اور زٹلیوں اور انکے ہم مشربوں کو پشیمان ہونا پڑا۔

ہم نے اگرچہ ساری عمر توفّی کے معنے سنے صحابہ کرام کے معنے سنے صحابہ کرام کے پردرد اشعار پڑھے حضرت بلال کی آہ وزاری کا ہمیں علم تھا۔ خلیفہ رضؓ اوّل کا قد خلت والا خطبہ پڑھا تاہم محبت نے ہمیں کبھی یہ موقع نہ دیا کہ ہم اس زلزلہ اور کوچ کر جانیکے دنوں کو اپنی طرف منسوب کریں حتّٰی کہ وہ قیامت خیز زلزلہ جو ۴- اپریل کے زلزلہ سے کئی گنا بڑھکر تھا ہمکو احمدیہ بلڈنگس لاہور میں محسوس ہوا اللہ ہمارا پیارا آقا پیارا امام ہمکو صبر اور رضائے الٰہی پر راضی ہونیکی تعلیم دینے کے لیئے کوچ کر گیا۔ زلزلہ کا بڑا دھکہ لگا مگر سکینت الٰہی فوراً

نورالدین کے وجود میں ظاہر ہوئی اور ہمکو اپنی حفاظت میں لے لیا یہ تو زلزلہ کا حصّہ تھا جو ہمارے متعلق تھا اور اگرچہ اس دن ہم سب پر اوداسی چھا گئی" مگر خدا مومنوں کیساتھ ہوا اور تسکین دی اس طرح اسکے منہ کی باتیں پوری ہوئیں۔

میرا اس واقعہ کے درمیان لانے سے کیا مطلب ہے؟ میں بتلانا چاہتا ہوں کہ کلام الٰہی ایسے ظاہری اور باطنی دونوں معنوں میں پورا ہوا کرتا ہے اور جب کوئی بشیر و نذیر دنیا میں آتا ہے تو اسکا انکار زمین اور زمینی ہردو کے تزلزل اور عذاب کا باعث ہوتا ہے اور ظاہری زمین کے علاوہ مذہبی پولیٹیکل تمدنی تجارتی غرض ہر عالم میں زلزلہ آتا ہے آسمانی کتابوں نے آخری زمانہ میں زلزلوں کی پیشگوئیاں کی ہیں مسیح کی آمد ثانی کے نشان زلزلے اور مری رکھے گئے ہیں قرآن کریم خود اذا زلزلت الارض زلزالھا فرما کر قیامت کا نشان دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود نے زلزلہ کا الہام ہونے سے پہلے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مختلف عالموں کے زلزلہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور دراصل مامورمن اللہ چونکہ دشمنانِ خدا اور شیاطین کی سرکوبی کے لیئے بھی آتے ہیں اسلیئے انکے وجود سے جہاں اس گروہ میں ہلچل مچتی ہے تو دوسری طرف ملائک کا گروہ بھی انکا سر کچلنے کے لیئے تیار ہوتا ہے ہر طرح ہر عالم میں ایک تزلزل واقعہ ہوجاتا ہے۔

ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے وجود کے ساتھ ہی ہندوستان کی ہر قوم اور ہر مذہب میں بیداری کے نشان ظاہر ہوئے بھنگیوں اور چاردن تک کی سبھائیں اور سنگتیں بن گئیں اور قوم قوم اور ملک ملک کا شور اور نعرہ بلند ہونے لگا ہزاروں سال کی گری ہوئی ہندو قوم نے بُت پرستی پتھر پرستی پہاڑ پرستی درخت پرستی نباتات پرستی دریا پرستی نقرہ و طلا پرستی جنگل پرستی

مکان پرستی دیوی پرستی آلت پرستی۔ فرج پرستی اہلی پرستی اسپ پرستی خیال پرستی دولت پرستی ہتھیار پرستی گلےئے پرستی اور ستی وغیرہ رسومات قبیحہ کو سلام کرکے لاالٰہ الا اللہ . . . کہنا شروع کردیا کیا یہ ایک زلزلہ نہیں تو اور کیا تھا پھر مذہبی مباحثات کی وہ گرم بازاری کہ جس کی نظیر ہندوستان میں دکھائی نہیں دیتی اور آریہ سماج میں اب ظاہرا بھونچال آگیا جسکا باعث نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا ہے کتوں سا کھولنا منہ تھم رہتا ہی ہے

الغرض آپکا وجود جیسا کہ بشیر و نذیر تھا ویسے ہی اس سے بہتیروں نے فائدہ اٹھایا اور بہتیرے بگڑے گئے آپ کی آمد بھی ایک زلزلہ سے ہوئی اور روانگی بھی زلزلہ سے۔

ہم سنا کرتے تھے کہ جب کوئی بڑی روح دنیا سے جاتی ہے تو اس عالم میں ایک تغیر پیدا ہو جاتا ہے اب مسیح سے بڑھکر کونسی روح ہو سکتی تھی اسلیئے ضرور تغیر پیدا ہوا اور بڑا تغیر تھا اور پھر وہ سب تغیر اسی طرح ہوا جس طرح رسول کی زبان پر اللہ نے فرمایا تھا میرا یہاں پر یاجوج ماجوج یا روس و جاپان کے جنگ کی طرف اشارہ نہیں کیونکہ اسکا تعلق حضور والا کی زندگی سے ہے بلکہ میں تو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ حضور کی وفات کے بعد دنیا میں کیا تغیر آیا۔ یا بدیگر الفاظ کیا زلزلہ آیا۔

یہ بے محل نہ ہوگا اگر میں یہاں پر حضور کی اس پیشگوئی کا اندراج کردوں جو ۴-اپریل ۱۹۰۷ء کو یوروپ اور امریکہ میں ڈوئی کے حق میں خدائی فیصلہ کے ساتھ شائع کیگئی تھی:۔

حضور نے فرمایا " یاد رکھو کہ خداتعالےٰ نے مجھے عالمگیر زلازل کی خبر دی ہے یقین جان لو کہ جس طرح میری پہلی پیشگوئی کے مطابق امریکہ یوروپ اور ایشیا

میں زلزلے آتے ہیں اسی طرح مختلف مقامات میں ان کا وقوع ہوگا اور ان میں سے بعض ایسے ہونگے کہ دنیا کی تاریخ میں انکی نظیر نہ ملیگی اور اسقدر تباہی ہوگی کہ قیامت کا دن یاد آجائیگا" اسے یوروپ نہ تو محفوظ ہوگا اور نہ اسے ایشیا اور نہ جزائر کے رہنے والو! تم محفوظ ہوگے اسدن کوئی خود ساختہ خدا تمکو نہ بچا سکیگا میں شہروں کو گرتے ہوئے اور آباد گلیوں کو ویران ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں" اس ملک کی باری قریب آتی جاتی ہے نوح کے دن تم اپنی آنکھوں سے دیکھوگے اور لوط کی زمین کا نقشہ تمہاری آنکھوں کے سامنے کھنچ جائیگا"

"یوروپ اور دوسرے عیسائی ممالک میں ایک قسم کی وبا پڑیگی جو بہت سخت ہوگی" دوستو خدا کے لیئے انصاف کرو اور دیکھو اس خدا کے فرستادہ کی وفات کیساتھ ہی زلزلہ نے کس طرح ظاہری معنوں میں پورا ہونا شروع کردیا (۱) پوپ کے گھر عیسائیت کے مرکز اٹلی میں زلزلہ آیا اور پاینیر کے الفاظ میں بے نظیر زلزلہ آیا" اور مسینا کو تباہ کر گیا اور ایکدفعہ نہیں کئی دفعہ تباہ کیا اور وہ بربادی ہوئی کہ قیامت یاد آگئی (۲) ایران اور ایشیا کوچک میں زلزلہ آیا (۳) اب دیکھیئے اخبار وکیل کس طرح حال کے اور واقعہ کا اظہار کر رہا ہے وکیل امرتسر ۱۴ جولائی" افسوس ہے کہ زلزلے روز بروز شدت اختیار کرتے جاتے ہیں اور ہر حصہ دنیا میں اسکی وجہ سے نقصان پہنچ رہا ہے چند مہینے قبل فرانس میں جانیں اور مکان زلزلہ کے باعث تباہ اور برباد ہو چکے ہیں اب ہیگ دارالسلطنت ہالینڈ میں ایک مراسلہ بدیں مضمون شائع ہوا ہے کہ مقام کوانچی علاقہ نالابائی پڈانگ جزیرہ سوماٹرا میں ۳- جون کی شب کو زلزلے سے بہت سخت جھٹکے محسوس ہوئے اور بہت جانیں تلف ہوئیں

مکان تباہ ہوئے (۴) ابھی وکیل ہم پیس ہی ہی ہوگا کہ پنجاب کے مختلف مقامات پر زلزلہ محسوس ہوا اور یونان کے جنوب مین سخت زلزلہ آیا اور ہمارے لکھتے لکھتے مکسیکو پر خطرناک زلزلہ آنیکی خبر آئی یہ تو ہوئی ظاہری زلازل کی کیفیت اور جزائر مثل سسلی سوماٹرا کے رہنے والونکی تباہی اب دیکھئے صحن مین نیاں چلیں اس ملک کی باری آئی اور حیدرآباد مین طوفان نوح کا نقشہ دیکھا گیا اب ہم دوسرے عالموں کی طرف رخ کرتے ہیں۔ اور دکھلاتے ہین کہ ہمین مسیحؑ کے فرمودہ کے مطابق زمین کیساتھ زمین والون مین بھی زلزلہ آیا ہے اور چونکہ مسیح اور مہدی کا بڑا تعلق مسلمانوں کے ساتھ تھا اسلیئے یہ پولیٹکل زلزلے مسلمان ممالک مین محسوس ہوتے ہیں۔

اب ہم انکو بھی تفصیل وار لکھتے ہیں موجودہ اسلامی سلطنتیں مراکو سے ہندوستان تک پھیلی ہوئی ہین اور سب مین ہم پولیٹکل ہلچل یا تزلزل دیکھتے ہین (۱) مولوی عبدالعزیز والئے مراکو تخت سے اوتارا گیا اور مولوی حفیظ اسکا جانشین ہوا اور ابھی تک سپین اور فرانس سے اور علاوہ ازیں اندرونی معاملات مین کش مکش جاری ہے (۲) مصر آزادی کے لیئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے جیسا کہ سر الڈن گورسٹ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصری نوجوان پارلیمنٹ کے خواہان ہین۔

(۳) ہندوستان کی مسلم لیگ کی اور کونسٹیٹیوشن اور ریفارم اسکیم کی منظوری ہماری آنکھوں کے سامنے ہے (۴) ٹرکش پارلیمنٹ اور عبدالحمید کی قسمت ہم سے پوشیدہ نہیں ہان اس موقعہ پر یہ ضروری اور اشد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس مرسل یزدانی کے ان الفاظ کو ضرور درج کردین جس کی روح ان تمام انقلابات کا باعث ہے آپ فرماتے ہیں "سلطان روم

کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اسکے ارکان سلطنت کی اچھی حالت نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کا انجام اچھا نہیں۔ سبحان اللہ کہ کلام الٰہی کسطرح پورا ہوا۔ نہ وہ سلطان اور نہ ارکان سلطنت یہ پھانسی اور وہ قید کاش کوئی فائدہ اٹھائے اور حسین کامی ساید قسمت نہ بنے مفصل ملاحظہ ہو اشتہار زیر عنوان ایک تازہ نشان ۱۴۔ مئی ۱۹۰۹ء

(۵) حضور والا کو ایک الہام ہوا تھا "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" یہ کس طرح پورا ہوا۔ اور کس صفائی سے خدا کی کلام کی سچائی ظاہر ہوئی۔ اور کس طرح سے مذاق اور ہنسی کرنے والے خیرہ ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت کس طرح واضح ہوا اسکا اظہار اخبار بین ناظرین پر سلطنت ایران کے تازہ واقعات سے بخوبی ہو سکتا ہے شاہ کا پارلیمنٹ کو اڑانا قوم پرستوں کے مطالبات اور جنگ ہتھیاریوں کا ایران کو فتح کر لینا اور شاہ کا روسی سفارتخانہ میں پناہ لینا بدقسمت کسریٰ کا آخر کار تخت سے اتار اجانا اور گھر سے اور ایوان کسریٰ کا ہمیشہ کے لئے صفایا ہو کر ایوان مجلس میں قائم ہو جانا تزلزل نہیں تو اور کیا ہے سبحان اللہ واہ کیا سماں اور تزلزل ہوگا جب کسریٰ اسکے پیچھے اسکے حرم ایوان شاہی کو خالی کرتے اور روسی سفارت کو جاتے ہونگے کیا کوئی انسان اس صفائی سے ان واقعات کی طرف اشارہ تک بھی کر سکتا ہے یہ زندہ خدا کا کلام ہے مفصل ملاحظہ ہو صاحبزادہ محمود احمد کا اشتہار زیر عنوان تازہ نشان)

یہ ذکر تو عالم اسلام کا ہے مگر جیسا کہ فرمایا گیا اور نہ یوروپ اور نہ ایشیا۔ "خطرات سے محفوظ ہے ایشیا اور ایشیا والوں کے قلوب تو یوروپ کے خوف کے مارے لرز رہے ہیں اور یوروپ و امریکہ کو ایک طرف اسلام کی روز افزوں ترقی کا خطرہ ہے تو دوسری طرف سے زرد خطرہ"

"اور ہیں اسلام کا بہت ڈر رہا ہے ایکدن ضرور آئیگا۔ کہ "خون کی ندیاں چلینگی" کیونکہ فرمودہ ٹل نہیں سکتا۔

پھر ہیضہ روس تک تو پہونچ گیا ہے اور یورپ میں طاعون کی اموات ہو چکی ہیں اب اگر باقی ہے تو وعید الٰہی کا مکمل طور پر ظہور کاش کہ لوگ فائدہ اٹھائیں اور جس طرح کہ حضرت مسیح نے فرمایا ہے "توبہ کریں۔ تا کہ بچائے جائیں" "جو آج توبہ نہیں کرتا وہ کاٹا جائیگا" اور خدا کو اس کی کچھ پرواہ نہ ہوگی۔ دوستو! ان واقعات سے ہماری کیا غرض ہے؟ کیا ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہلاک ہوں؟ کیا حضرت مسیح الثقلین کا یہ منشا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ "دنیا میں ایک نذیر آیا دنیا نے اسے قبول نہیں کیا، مگر خدا اسکی بڑے زور سے تائید کریگا" اور کر رہا ہے یہ عذاب کیوں آیا مامور من اللہ کے انکار اور لوگوں کی بد اعمالی سے اور یقیناً اسکا انجام بہتر ہی ہے۔

ہم تو یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ انکار کا مزا تو اٹھایا اب اقرار سے بھی تجربتاً فائدہ اٹھا دیکھیں اور وقت ہے سنبھل جائیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح یہ الہامات پورے ہوئے ہیں اسی طرح ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکارینگے مجھے ؎ اب تو تھوڑے رہگئے دجّال کہلانیکے دن

ہاں حضرت مسیح کی طرح ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہماری قوم قوم بنجائے مرسل من اللہ کا انکار اور کفر چھوڑ دے اور تفریق چھوڑ کر متحد ہو جائے کیونکہ اب وقت ہے مسلمانو! خدا کے نشانوں سے فائدہ اٹھاؤ مسیح و مہدی کو تسلیم کرو تم نجات پاؤ گے ٹرکی اور ایران سے ہند اور افغانستان فائدہ اٹھائے کیونکہ آخر الذکر کے لیئے خوفناک پیشگوئی ہے "ریاست کابل میں پچاسی ہزار آدمی مرینگے" ہاں ایک بیگناہ سیّد شہید کیا جاچکا ہے اسکا خون ضرور رنگ لائیگا۔ ہم اپنے

مضمون کو حضرت اقدس علیہ السلام کی اس دعا پر ختم کرتے ہیں جو آپ نے ڈوئی کے چیلنج کے آخر میں کی ہے واضح ہو کہ ہم نے اس دعا کو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے اور بہت سا اختصار کر دیا ہے۔

دُعا

اے قادر اور کامل خدا فیصلہ کر تو جو ہمیشہ اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے اور کرتا رہیگا۔ اے پیارے آقا ان لوگوں کو مخلوق پرستی کی قید سے آزاد کر اور ان الفاظ کو پورا کر جو تیرے نبیوں نے ان آخری ایام کے متعلق فرمائے ہوئے ہیں۔

اے رحیم مولا۔ ان زخمی لوگوں کو ان کانٹوں میں سے نکال جن میں یہ جا پڑے ہیں اور ان کی پیاس کو سچی سنجات کے چشمہ سے بجھا دے کیونکہ سچی سنجات تیری محبت اور معرفت ہے۔

اپنے رحیم و کریم مالک۔ ان پر رحم کر اور انکی آنکھیں کھول۔ اے قادر مطلق ذوالجلال ہر ایک چیز تیرے ہاتھ میں ہے ان لوگوں کو سنجات دے اے سمیع و بصیر آقا میری دعاؤں کو سن لے اور انپر اپنے جلال کی روشنی ڈال تاکہ وہ تیرا پیارا منہ دیکھ سکیں۔

اے جہانوں کے صاحب تو ہر چیز پر قادر ہے ان لوگوں کو اس طرح تباہ نہ کیجیو جس طرح نوح کی قوم تباہ ہوئی ان پر رحم فرما اور انکے دلوں کو سچائی کے لئے کھولدے کیونکہ ہر ایک قفل کی کلید تیرے ہاتھ ہے میں تیرے منہ کی پناہ چاہتا ہوں مجھے یقین ہے کہ تو وہ تمام وعدے پورے کریگا جو تیرے

کلام ہیں ہیں کیونکہ تو سچا خدا ہے۔
اے مہربان آقا اس زمین پر میرا کونسا بہشت ہے؟ صرف تیرے بندوں کو انسان پرستی کی غلطیوں سے نجات پاتے دیکھنا مولیٰ کریم اس لیے مجھکو یہ بہشت عنایت فرما۔ اور اس نسل کے مردوں عورتوں اور بچوں کے دل کھولدے تاکہ انکو معلوم ہو جاوے کہ وہ سچائی سے دور ہیں۔
اے رحمٰن و رحیم میری دعا سن لے کیونکہ تو زمین و آسمان کا مالک ہے۔
آمین ثم آمین

تبرّا بار غور سے پڑھیں

پاکوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا ؛ کتوں سا کھولنا منہ تخم فنا بھی ہے
ناظرین! میرے اس عنوان سے یہ نہ سمجھیں کہ میں کسی منہ پھٹ بدزبان آریہ یا آریہ سماج کا ذکر کرتا ہوں یا کسی مغضوب یہود کا تذکرہ کرونگا اور شاید آپکو یہ خیال ہو جائے کہ پھر آریہ یا یہودی نہیں تو ضال دجال عیسائی ہوگا نہیں نہیں میری مراد آج عیسائیوں کے چھوٹے بھائی سگ زاد برادر شغال تک اسلام فرقہ شیعہ سے ہے عیسائیوں کے چھوٹے بھائی اسلئے کہ جس طرح عیسائیت نے کفارہ مسیح پر ایمان لانا اور عشائے ربانی میں مسیح کا گوشت اور خون کھانا بھی باعث نجات سمجھ رکھا ہے اسی طرح اس فرقہ نے حضرت امام حسینؓ کی شہادت اور ماتم حسینؓ میں آنسو بہانا ہی جنت کے داخلہ کے لیئے کافی سمجھ لیا ہے اگر عیسائیت نے تمام انبیاء کو بیمار اور چھوٹے اور گنہگار کہا تو رافضیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برسوں کے بعد تیار کی ہوئی

صحابہ کی جماعت پر تبرّا اور لعنت کی تلوار چلائی ہے اگر مسیحی حضرت مریم سے اُسے خدا کی ماں سمجھکر دعا مانگتا ہے تو شیعہ بھی سید الشہدا کی ماں کے آگے سر جھکانے میں کمی نہیں کرتا اگر عیسائیت نے خداوند مسیح کے نام پر عبد مسیح نام رکھا تو شیعوں نے عبد اللہ اور عبد الرحمٰن چھوڑ کر عبد الحسین بننا فخر سمجھا۔ استغفر اللہ یہ یقینی امر ہے کہ جو بدکار عورت ہوتی ہے وہ دوسری نیک عورتوں کو گالیاں دیکر اپنا پردہ ڈھکنا چاہتی ہے یہی حال آریوں عیسائیوں اور شیعوں کا ہے مگرے

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنۂ پاکان زند

آریہ سماج کی پردہ دری کے لیئے دھرمپال کی خودکشی اور "طوفان" کا حوالہ کافی معلوم ہوتا ہے اور عیسائیت کے لیئے ہائر کریٹیسزم اور انسائیکلوپیڈیا ببلیکا........کافی ہیں یہ اسلیئے کہ انکے مصنف خود آریہ یا عیسائی ہیں اب ہم شیعوں کی طرف رخ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم آپکے صحابہ اور آپکے ازواج کی ہتک نے انکی کہانتک نوبت پہنچائی ہے۔ صدیقی انصاف شیعوں کو سولائے فاروقی رعب سے ان تقیہ بازوں کا پاخانہ نکلے عثمانی سطوت سے یہ خانہ نشین بنے اور اپنی ماں کو جسکی بہادری اور اعلےٰ قابلیت کے سامنے بڑے بڑے شیعوں کو دم دبانی پڑی خواہ بدترین فرد کہیں یہ انکی برخورداری اور سعادتمندی ہے غضب تو یہ ہے کہ جسکی خاطر یہ "سبط اور نفس" بنے اور جس کی نسبت اللہ تعالےٰ کہتا ہے ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً ان کے نام کو رافضی آرگن شیعہ بھی محض محمد صاحب لکھا جاتا ہے کیوں نہ ہو۔ ع زبان پہ وہی آتا ہے جو دل میں اپنے ہوتا ہے ۔ اس گستاخی اور گندہ

زبانی کا کیا نتیجہ ہوا۔ اسلام سے دور ہو گئے اگر کوئی مذہب رہگیا تو محض تبرہ بازی
سینہ کوٹنی تعزیہ داری عید غدیر کی قابل شرم حرکات سود خواری قبر پرستی متعہ
صفائی ریش تقیہ یا دغا بازی منافقت لامذہبی دین سے بے پرواہی اگرچہ
ان سب باتوں کا اقرار شیعہ دوست نہ کرینگے تاہم بعض وہ خود تسلیم کر لیں گے
بعض ہم انکے مذہبی ارگن شیعہ سے نقل کرتے ہیں ہاں یہ واضح ہو کہ جس طرح
نقال کو اپنی نوحش کلان کا احساس تک بھی نہیں ہوتا اسی طرح شیعوں کو
اب پتہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہم کیا تھے اور کیا ہیں کتابوں میں کیا ہے اور ہمارے
افعال کیا ہیں اس رسالہ میں بھی جو کچھ لکھا ہے وہ ایک سنی نے جو نو شیعہ
ہے لکھا ہے اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ تاحال اس میں پرانی غیرت ہے افسوس
کہ چند سال بعد یہ جاتی رہے گی جو کہ تبرہ بازی کا یقینی نتیجہ ہے صاحب موصوف
اس طرح لکھتے ہیں (ملاحظہ ہو رسالہ شیعہ نمبر ۶ جلد ۶)

(۱) شیعہ لوگ منجملہ دیگر بد اعمالیوں کے فضیلت وقت نماز کو بھی نہایت
بیدردی سے لاپرواہی سے فضول باتوں میں بلاوجہ غارت اور اکارت کر دیا
کرتے ہیں" (۲) "زمانہ قیام لکھنؤ کے میں ایک فہرست شیعوں کی بدعات میں تیار کی
تھی جو صاف صاف امور خلاف سنت چشم دید اپنے تھے (۳) "دو شیعہ صاحبزادوں
کے اس سوال پر کہ کیا مغرب کا وقت ہو گیا" فرماتے ہیں "یہ لڑکے مسلمان
کیا مسلمانوں کے مولوی کے بیٹے ہیں اور ماشاء اللہ خود پڑھے لکھے ہوشیار
ہو کر ابھی تک نہیں جانتے کہ مغرب کا وقت کب ہوتا ہے کبھی اپنے والدین
یا کسی دیگر اشخاص (شیعہ) کو ٹھیک وقت فضیلت مغرب کی نماز پڑھتے
ہی نہ دیکھا ہو گا۔ نہ کبھی خود پڑھنے کا اتفاق ہوا ہو گا"

(۴) ایک اور شیعہ خاندان کے صاحبزادہ کا ذکر کرتے ہیں "کلمہ کلام درود نماز

وضو کچھ نہیں جانتا مگر ہاں مرثیہ سلام رباعیاں وغیرہ بہت یاد ہیں اور خوب پڑھتا ہے یہ تعلیم ہے شیعہ مذہب کے لوگوں کی (۵) ایک مسجد میں مجلس اور سوز خوانی ہوئی اور وہ بھی مغرب کے وقت اور اول تو خانہ خدا میں مجلس امام حسین رضی اللہ عنہ کے بہانہ راگ گایا گیا وہ بھی عین نماز کے وقت سب چلدیئے ایک نے بھی نماز نہ پڑھی (آخر مومنین ٹھیرے کیوں نہ ہو آپ ایسا ہی ایک اور مجلس ناہنجارہ کا ذکر فرماتے ہیں اور خاکسار راقم بھی اسکا شاہد ہے (۶) دنیا میں کوئی شیعہ فضیلت کے وقت نماز پڑھنے والا نہیں " ہونگے " میں نے آج تک کسی کو بجز ایک کے اسکا پابندی کرنیوالا دیکھا کیا ' افسوس کرتے ہی نہیں سنا ' (۷) نماز میں مونچھوں پر ہاتھ پھیرے جاتے ہیں کچھ نہ کچھ شغل چلا جاتا ہے ' اوگالدان اٹھا کر اس میں تھوک دیا (۸) شیعوں کی ان باتوں سے تعجب ہوا کرتا تھا اب دیکھتے دیکھتے کچھ مساوات ہوگئی ہے ہمارا قیاس صحیح نکلا '

(۹) آداب مسجد و جماعت سے تو میرے نزدیک عموماً شیعہ ناواقف ہی نظر آتے ہیں یا گستاخی سے ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اول تو جمعہ اور جماعت انکے ہاں ہوتی ہی بہت کم ہے اگر اتفاق سے کہیں ہوئی بھی تو کثرت سے باتیں کرتے ہیں ' (۱۰) جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو شاید ہی کوئی جماعت شیعوں کی سیدھی کھڑی ہوئی ہو پیچھے ضرور رہتے ہیں اور سلسلہ سخن بھی بدستور جاری رہتا ہے (۱۱) سنیوں کی نسبت فرماتے ہیں اپنا نماز روزہ کس مستعدی اور سرگرمی کیساتھ بجا لاتے ہیں اور اوقات نماز کی کس سختی سے پابندی کرتے ہیں کہ واجب مستحب اور سنت ایک کو بھی نہیں چھوڑتے (۱۲) لکھنؤ میں جو شیعوں کا دار الامارۃ ہے اس کثرت سے ڈاڑھی منڈانیکا رواج ہے کہ وہاں کے حجاموں کو خط بنانا نہیں آتا بارہا مجھے ہندو مسلمانوں کی تمیز اور شناخت میں

دشواری پیش آیا کرتی تھی کاش کہ شیعہ صاحبان اب بھی دین کی طرف توجہ کریں اور جس کے گریبان میں ہزاروں حسینؑ ہیں اسکی حلقہ بگوشی اختیار کریں تو اس عذاب سے نجات ملے اللہ اللہ یہ نتیجہ ہے ہ پاکوں کی ہتک کرنا الیٰ آخرہ فاعتبروا یا اولی الابصار

تثلیث

ناظرین کو معلوم ہے کہ آج جو شخص مذہبی مناظرہ بکہ میدان کارزار میں قدم رکھتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تثلیث کیا چیز ہے تثلیث کو عیسائی مختلف رنگوں میں پیش کرکے مخلوق الہی کو دھوکہ دیکر اپنے فرض (دجالیت) کو پورا کرتے ہیں کبھی تو کہتے ہیں کہ ثالوث مقدس میں توحید اور توحید میں تین اقانیم مانتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ ہم تثلیث نہیں مانتے بلکہ تثلیث فی التوحید مانتے ہیں غرض لفظ تثلیث کو مختلف رنگوں میں پیش کرتے ہیں۔

تاریخ تثلیث اس کی وجہ یہ ہے کہ مذہب عیسوی در اصل خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا تھا اور جو مذاہب خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں وہ سب توحید پر مبنی ہوتے ہیں علی ہذا القیاس۔ مذہب عیسوی کی بنا بھی توحید پر تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام توحید کو تسلیم کرتے تھے اور آپ کے خلیفہ بھی توحید کے قائل تھے بعدہٗ عیسائیوں کی مذہبی مجلس قائم ہوئی جو مذہبی امور کو سرانجام دیتی تھی۔

ایک دفعہ اس مجلس کو ایک مشکل پیش آئی وجہ کہ مذہب عیسائیت

کی اشاعت کرتے وقت یونانیوں نے کہدیا کہ ہم تو تین دیوتا تسلیم کرتے ہیں اگر تم اتنی بات کو مذہب میں ایزاد کر لو تو ہم تمہارے مذہب کی اطاعت کے لیئے تیار ہیں اس بات نے عیسائی صاحبان کو بہت مشکل میں ڈالا اور مذکورہ بالا مجلس کو یہ خیال ہوا کہ یہ قلیل سی تبدیلی کر دیجاوے تو کوئی ہرج نہیں ہوگا۔

تثلیث مسیح کے سوا تین سو سال بعد ایزاد ہوئی

چنانچہ اسی غرض کے لیئے ایک میٹنگ (مجلس) ۳۲۵ء میں بمقام شہر نیقیہ منعقد ہوئی ملاحظہ ہو حروب صلیبیہ (مولفہ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر ایڈیٹر دلگداز صفحہ ۱۷) اصل عبارت یہ ہے "سلجوقی بادشاہوں نے شہر نیقیہ کو اپنا دار السلطنت قرار دیا جہاں مسیحی دنیا کی اس پہلی عام کونسل نے اجلاس کیا تھا جس میں مذہب کیتھولک مسئلہ تثلیث و توحید سے وابستہ کیا گیا تھا"

اس عبارت کے خاتمہ پر مولوی عبد الحلیم صاحب شرر اپنی طرف سے ایک نوٹ صفحے کے نیچے درج کرتے ہیں جسکو ہم بعینہ یہاں پر لکھدیتے ہیں اور وہ یہ ہے "اسی نیقیہ کی کونسل نے جو حضرت مسیح کے سو اتین سو برس بعد منعقد ہوئی تھی توحید کو مٹا کے تثلیث و توحید کی بنیاد ڈالی اور مسیحیوں کو مشرک بنایا اس سے صاف ظاہر ہے کہ پیشتر عیسائیوں میں تثلیث نہ تھی جن عیسائیوں نے اس موقع پر تثلیث نہ قبول کی مردود قرار دے گئے۔

اس نوٹ کے درج کرنیکے بعد کسی تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں رہی اس سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ تثلیث مسیح کے سوا تین سو سال بعد مذہب

نوٹ: یہ کتاب ایک انگریزی کتاب ایپکس آف ماڈرن ہسٹری کی جلد گردسیڈس کا ترجمہ ہے جو ایک عیسائی مورخ سر جارج ڈبلیو کاکس ایم۔ اے کی تصنیف ہے۔

عیسوی کیساتھ ایزاد گیگئی ہے۔

مسئلہ تثلیث کی وقعت

اب غور طلب امر یہ ہے کہ اگر کوئی مسئلہ کسی مذہب میں بانئے مذہب کے سوا تین سو سال بعد شامل کیا جاوے وہ کس رتبہ کا ہو سکتا ہے خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مسئلہ مذہب کی جزء ثابت کیا جاوے اور وہ مسئلہ بھی بانئے مذہب کی منشار کے خلاف ہو ہیں یہ باتیں بلا دلیل نہیں کہتا بلکہ میں کہتا ہوں کہ مسیحی لوگ جن آیات سے تثلیث ثابت کرتے ہیں وہ ہرگز تثلیث کی تعلیم نہیں دیتیں بلکہ انکا منشار کچھ اور ہے۔

آیات انجیل متعلقہ تثلیث

اگر پادری صاحبان ان تمام آیات کو پیش کریں جن سے وہ تثلیث ثابت کرتے ہیں تو ہم انکو بتا دینگے کہ ان آیات کا اصل مدعا کیا ہے۔ یہ سوال کہ ہمیں کیا حق ہے کہ ہم پادریوں کی رائے کے خلاف انجیل کی آیات کا ترجمہ کریں بظاہر ایک نمونہ طلب ہے مگر دراصل پادریصاحبان نے یہ حق ہمیں خود عنایت فرمایا ہے کیونکہ جب انکے نزدیک قرآن کریم کا ترجمہ اپنی منشار کے مطابق کر کے اسکا مطلب اپنی منشار کے مطابق بیان کرنا جائز ہے تو کیا وجہ کہ ہم انجیل کی آیات کا مطلب بیان کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔

الغرض تثلیث کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو مسیح کی منشار کیخلاف اس سے سوا تین سو سال بعد مذہب مسیحی کیساتھ شامل کیا ہے اور یہ امر تاریخ دان پبلک کے نظر سے مخفی نہیں ہے۔

توحید و تثلیث میں فرق

تثلیث کی اس مختصر سی تاریخ بیان کرنیکے بعد ہم توحید اور تثلیث کا فرق بتانا چاہتے ہیں توحید کے معنے ہیں خدا تعالےٰ کو ایک ماننا غرض توحید و تثلیث میں وہی فرق ہے جو ایک اور تین میں ہوتا ہے۔

مسئلہ تثلیث میں عیسائیوں کے مشکلات

عیسائیوں کا مذہب تو توحید کی تعلیم دیتا تھا مگر جیسا کہ اوپر ذکر کر آیا ہوں کسی ضرورت کی وجہ سے مذہب مسیحی میں تثلیث ایزاد کر لی جس سے مسیحیوں کو یہ مشکل پڑی کہ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم توحید کے قائل ہیں تو ایک بڑی جماعت ہاتھ سے جاتی ہے اور اگر یہ کہیں کہ ہم تثلیث کے معتقد ہیں تو اصل مذہب کا جواب ملتا ہے کیونکہ اصل مذہب تو توحید کی تعلیم دیتا تھا مسیحی صاحبان اس مشکل میں پڑ کر بہت پریشان ہوئے اور تلملائے کہ یہ تو بڑی مشکل پیش آئی آخر بڑی سوچ کے بعد یہ راہ نکالی گئی کہ ہم نہ تو تثلیث کے قائل ہیں اور نہ توحید کے بلکہ توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے قائل ہیں جن پادریوں نے یہ راہ نکالی تھی وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ تو اپنی پہلی بات سے بھی زیادہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ پہلے تو صرف یہی بات تھی کہ توحید نہ سہی تثلیث ہی سہی یہ ایک ایسی بات تھی جو ہر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا تھا کہ تثلیث کیا چیز ہے بلکہ ایک بڑا گروہ تو پہلے سے ہی قائل تھا۔

توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید

لیکن توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید نے نوادر مشکلات میں ڈال دیا سب سے پہلی مشکل جو پیش آئی وہ یہ تھی کہ اس مسئلہ کو کوئی فرد بشر سمجھ ہی نہیں سکتا کیونکہ ہر ایک جانتا ہے کہ باپ بیٹا۔ روح القدس یہ تین چیزیں ہیں ایک کس طرح ہو سکتیں ہیں کیونکہ ادنیٰ سے ادنیٰ حساب جاننے والا طالب علم بھی اس بات سے واقف ہے کہ ۱+۱+۱=۳ برابر ہوتے ہیں ہو کے نہ ایک کے اب مسیحی مذہب کے مدبرین نے خیال کیا کہ یہ مسئلہ تو انسانی عقل کے بالا ہے اسلئے دلائل سے اس مسئلہ کو صاف کیا جاوے

دلائل تثلیث

مگر افسوس کہ ان لوگوں کو دلائل بھی نہ مل سکے پھر ان مسیحی مدبرین نے کوشش کی کہ تثلیث کی نظیریں تلاش کیجاویں اور مخلوق کے سامنے

یہ نظیرین پیش کرکے اسکے دل فتح کیے جاوین مگر اس مین بھی کامیابی نہین ہوئی کیونکہ ایسے نظارے جنکا پبلک کے سامنے پیش کرنیسے پیش کرنا مفید تھا کیونکہ اس سے مسیحو نکی عقل پر اور بھی روشنی پڑتی ہے۔

نظائر تثلیث چند نظیرین ہم نے بھی سنی ہین جنکو ہم پبلک کے سامنے پیش کرکے مسیحی صاحبان کی عقل وفہم اور انکے علم کی داد لینی چاہتے ہین۔

سب سے پہلی نظیر جو ہمنے سنی تھی وہ یہ تھی کہ کولمبس ٹرینیڈاڈ مین پہونچا تو اس نے دیکھا کہ پہاڑ کی تین چوٹیان ہین اسپر سے نہ رہا گیا فوراً چلا اُٹھے کہ تثلیث صحیح ہے اس ناعاقبت اندیش مسیحی سے اگر کوئی یہ سوال کرتا کہ جن پہاڑون کی کم وزیادہ چوٹیان ہین وہ کیا ثابت کرتی ہین کیا اس طریقہ سے تثنیہ تربیع وغیرہ بھی جائز اور صحیح ہیں کہ نہیں۔

(۲) اس کے بعد ہمنے ایک نظیر سنی وہ یہ کہ ایک چھڑی ہوتی ہے اسمین ایک گولائی ہوتی ہے ایک اسکا طول ہوتا ہے اور اسکی موٹائی اسلیئے تثلیث فی التوحید صحیح ہے پادری صاحب اسبات کا کیا جواب دیتے ہونگے کہ چھڑی کا ایک رنگ بھی ہوتا ہے تو کیا تربیع جائز ہوئی پھر ایک جسمیت بھی ہوتی ہے تو کیا تخمیس بھی جائز ہے۔

(۳) اس کے بعد ہمنے یہ سنا کہ اگر ایک انسان ہاتھ پھیلا کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو تثلیث کی شکل بنجاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تثلیث کا مسئلہ انسانی فطرت کے مطابق ہے مگر یہ کہیں یہ نہیں سوچا کہ اگر انسان جیسا کہ پیدا کیا گیا ہے سیدھا کھڑا ہو جائے تو توحید ثابت ہوتی ہے اگر تثلیث کی شکل بنانیکے لیئے ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہو تو کیا وجہ کہ کسی دوسرے کے خیال کے مطابق کسی اور قسم کی شکل بنانیکے لیئے ٹانگیں نہ پھیلائے اس شکل کو

پادری صاحب کیا کہینگے جبکہ انکی تثلیث کا نچلا حصّہ دو حصّوں پر تقسیم ہوجائیگا۔

(۴) اسکے بعد مین نے ایک اور دلیل سنی ہے وہ یہ کہ جب لیمپ روشن کیاجاوے تو تین قسم کی روشنی ہوتی ہے ایک چمنی کے جوف کے اندر دوسری چمنی کی موٹائی مین تیسری چمنی سے باہر اس دلیل کی تائید مین ایک مسیحی ڈاکٹر برخوردار خان سول سرجن جہلم نے قرآن کریم کی ایک آیت پیش کرکے مسلمانونکو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے اور اس غرض کے لئے قریباً چھ صفحہ کا مضمون مسیحی تجلّی مین درج کروایا ہے جسکو ہم ذرا تفصیل کیساتھ بیان کرنا چاہتے ہین۔

رسالہ مسیحی تجلّی سے ہمارے ناظرین مین سے کوئی نا آشنا نہ ہوگا اس کے جون ۱۹۰۹ء کے پرچہ صفحہ ۲۶۹ پر ایک سرخی ہے "ثالوث مقدس کی توحید" اس سرخی کے ماتحت یہ بات دکھانیکی کوشش کیگئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۙ ترجمہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اسکے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق مین چراغ ہو اور چراغ شیشے مین ہو اور شیشہ چمکتے تارے کی مانند ہو چراغ روشن کیاجاتا ہے اس مبارک درخت زیتون سے جو نہ مشرق کی طرف کا ہے اور نہ مغرب کی طرف کا قریب ہے کہ اسکا تیل روشنی دے اگرچہ آگ نے اُسے نہ چھوا ہو نور پر نور یعنی اللہ تعالےٰ اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالےٰ لوگوں کے لئے مثالین

بیان کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہر ایک شے کو جانتا ہے (سورہ النور رکوع ۵)

آیت کا مطلب پیشتر اسکے کہ ہم ڈاکٹر برخوردار کی مضمون کو دیکھیں ہم چاہتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب ناظرین کے گوش گزار کردیں تاکہ آیندہ مضمون آیت کریمہ کے مطلب پر بحث کرنیکی ضرورت نہ رہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ کو زمین و آسمان کا نور بتایا گیا ہے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ وہ معمولی نور کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے نور کی مثال وہ نور ہو سکتا ہے جو اعلےٰ درجہ کا نور ہو جس سے عمدہ نور ناممکن ہو پھر انسان کو سمجھانیکے لیئے عمدہ ترین نور کی صفت یہ بیان کی ہے کہ وہ اس چراغ کے نور کی طرح ہو سکتا ہے جو طاق میں رکھا ہوا ہے اور وہ چراغ بھی شیشے کے اندر ہو اور شیشہ بھی کوئی معمولی نہ ہو بلکہ وہ شیشہ چمکتے ہوئے ستارہ کی مانند ہو پھر اس چراغ میں جو تیل ہو وہ بھی معمولی نہ ہو بلکہ زیتون کے درخت کا ہو اور زیتون کا بھی معمولی درخت نہیں ہونا چاہیئے بلکہ وہ درخت مبارک ہو اور اس سا کوئی درخت مشرق و مغرب میں اور کہیں نہ مل سکتا ہو پھر وہ تیل ایسا ہے کہ اس کو آگ لگانیکی ضرورت نہیں بلکہ خودبخود وہ جل پڑے الغرض مختصر پیرایہ میں سمجھایا گیا ہے کہ ایسے پاک ترین نور کی طرح خداتعالیٰ کی ذات تمام خوبیوں سے متصف اور تمام برائیوں سے منزّہ ہے

مسیحی ڈاکٹر صاحب نے اس مثال سے فائدہ اٹھا کر دلیل مذکورہ نمبر ۴ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں "نور کا ایک حصہ شیشہ کی چمنی کے جوف کے اندر ہے دوسرا حصہ چمنی کی موٹائی کے اندر ہے تیسرا حصہ چمنی کے باہر" گویا ڈاکٹر صاحب اس سے تثلیث فی التوحید ثابت کرنا چاہتے ہیں مگر انکو یہ ہوش نہیں آیا کہ اس مثال میں تو یہ بتایا گیا ہے کہ وہ لیمپ یا چراغ طاق کے اندر ہوگا تو اس

صورت مین چار یا پانچ قسم کا نور ہوگا (۱) چمنی کے جوف کے اندر کا (۲) چمنی کی موٹائی کے اندر کا (۳) چمنی کے باہر کا جو طاق کے اندر ہے (۴) چمنی کے باہر کا ایسا نور جو طاق ہی نہیں بلکہ مکان کو روشن کرتا ہے (۵) وہ نور جو چمنی میں سے ہوکر باہر نہیں آتا بلکہ راہ راست باہر نکلتا ہے جسکا کچھ حصہ نیچے کی طرف سے جو خود لیمپ پر پڑا کرتا ہے اور کچھ حصہ چمنی کے اوپر کی طرف سے باہر جاتا ہے۔

الغرض ڈاکٹر صاحب کی بات پر خیال کرکے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہین کہ اس سے تثلیث فی التوحید ہی نہیں ثابت ہوتی بلکہ تربیع یا تخمیس فی التوحید ثابت ہوتی ہے جس کے سننے کے لیئے ڈاکٹر صاحب کسی طرح بھی تیار معلوم نہیں ہوتے ہیں اور چمنی کے جوف کے اندر والے نور کا نام .... باپ رکھین (نہ کسی سے مصنوع ہی اور نہ مخلوق نہ مولود) میرا خیال تھا کہ تثلیث سے صرف پادری صاحبکی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے لیکن آج معلوم ہوا کہ پادری صاحبان کے علاوہ بعض اور مسیحی اصحاب بھی اس بلا میں پھنسے ہوئے ہین کیا ڈاکٹر صاحب نہیں جانتے کہ اس روشنی کے لیئے تیل کی بڑی سخت ضرورت ہے جس آیت کو ڈاکٹر صاحب نے اپنے دعوے کے لیئے پیش کیا ہے کیا اب اس سے پھر سکتے ہین وہاں تو لکھا ہے کہ یہ روشنی بھی ایسی ہو جو زیتون سے حاصل کیجاوے اور پھر زیتون کی بڑی تعریف کیگئی ہے معلوم نہیں کہ ڈاکٹر صاحبکو کونسی مشکل پیش آئی جسکی بنا پر وہ اسوقت عقل کو جواب دیتے ہوئے دعوے کرتے ہین کہ نور یا روشنی جو لیمپ کے اندر ہوتی ہے وہ خود بخود ہوتی ہے میں امید کرتا ہون کہ ڈاکٹر صاحب ذرا تشریح فرمائینگے۔

پھر ڈاکٹر صاحب تشریح فرماتے ہیں "چمنی کی موٹائی کے اندر والے نور کا نام رکھین بیٹا (بیٹا صرف باپ ہی سے ہے وہ مصنوع نہ مخلوق)" یہ کیسی بیہودہ بات ہے اگر ہم غور کریں تو اس بات کو خوب سمجھ سکتے ہیں کہ وہ روشنی جو چمنی کے جوف کے اندر ہے

اور وہ جو چمنی کی موٹائی کے اندر ہے ایک ہی ہے کیونکہ اگر ہم انہیں سے ایک کو دور کرنا چاہیں تو دونوں نہیں بلکہ تینوں نور یکدم موقوف ہو جاینگے حالانکہ باپ بیٹے میں یہ نہیں پایا جاتا کبھی باپ پہلے مرجاتا ہے کبھی بیٹا ضرور نہیں کہ دونوں یکدم مرجائیں اگر ڈاکٹر کے خیال کے مطابق ہم باپ بیٹا مان لیں تو کیا وجہ ہے کہ تیل کو جس سے روشنی پیدا ہوتی ہے خدا کی ماں نہ کہا جاوے یہ اسکو مسیحی خدا کی بیوی تصور کرکے کیوں اسکے بیٹا نہ پیدا کیا جاوے۔

اسکے بعد ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ چمنی کے باہر والے نور کا نام رکھیں روح القدس (جو باپ اور بیٹے سے ہے نہ مصنوع نہ مخلوق نہ مولود۔ بلکہ صادر ہے)" کیوں ڈاکٹر صاحب جبکہ چمنی کے جوف کے اندر والے نور کا وہ نور بیٹا ہو سکتا ہے جو چمنی کی موٹائی کے اندر ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسکا بیٹا وہ نور نہ ہو سکے جو چمنی کے باہر ہے اس طرح پر خدا کو روح القدس کا دادا گرانڈ فادر (Grand father) کیوں نہ تصوّر کیا جاوے

ڈاکٹر صاحب کے بقیہ مضمون کو ابھی ہم چھوڑتے ہیں کیونکہ وہ تو آئندہ بحث میں آئیگا اسجگہ ہم اس تمثیل پر ذرا اور بحث کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی عبارت جو میں نے تین جگہ خطوط کے اندر دکھائی ہے اس میں ڈاکٹر صاحب چار الفاظ بیان فرمائے ہیں (مخلوق۔ مصنوع۔ مولود۔ صادر) معلوم نہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو ان الفاظ کے ذکر کرنیکی کیا ضرورت پیش آئی ہے موٹی بات ہے کہ تیل سے روشنی بنائی گئی ہے باقی جو نسبت چمنی کے جوف کے اندر کی روشنی کو چمنی کی موٹائی والی سے ہے وہی اس سے روح القدس ہے ہر دو پر ایک لفظ آ سکتا ہے الگ استعمال کی کیا ضرورت ہے خواہ اسپر صادر کا لفظ استعمال کرو یا مصنوع کا خلاصہ یہ کہ اگر ڈاکٹر صاحب والی مثال

پر غور کیا جاوے تو نتیجہ حسب ذیل نکلتا ہے۔

۱۔ مسیحیوں کا خدا مصنوع ہے کیونکہ اسکے لیے تیل اور لیمپ وغیرہ کی ضرورت ہے بہتر یہ ہوگا کہ ہم اسکی ماں تصور کریں کیونکہ تیل سے روشنی حاصل ہوتی ہے

۲۔ مسیح کے متعلق ہمیں یہ ماننا پڑیگا کہ وہ خدا کی ماں کا پوتا ہے کیونکہ چمنی کی موٹائی والی روشنی چمنی کے جوف کے اندر کی روشنی سے پیدا ہوا ہے جسکی اصل جڑھ تیل ہے۔

(۳) روح القدس کے متعلق ہمیں ماننا پڑیگا کہ وہ مسیح کا بیٹا یا خدا کا پوتا ہے کیونکہ باہر کا نور چمنی کی موٹائی کے اندر کے نور کا بیٹا ہے اگر وہ چمنی کے جوف کے اندر کے نور کا پوتا ہے

۴۔ مسیحی لوگوں کے متعلق ہمیں یہ عقیدہ رکھنا پڑیگا کہ وہ روح القدس کے بیٹے مسیح کے پوتے خدا کے پرپوتے ہیں۔ کیونکہ مکان کے اندر کا نور طاق کے اندر والے نور سے ہے۔

الغرض یہ فضول باتیں ہیں ایسی باتوں سے کچھ ثابت نہ ہوسکا اب میں چوتھی مظہر کی بحث کو ختم کرتا ہوں اسبات کا بھی اظہار کردیتا ہوں کہ ان چار نظائر کے علاوہ کوئی اور نظیر نہیں سنی جب سنونگا تو پھر دیکھا جاویگا۔

اقانیم ثلاثہ پر بحث

اب ہم ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ جن تین وجودوں سے تثلیث بنی ہے ان پر اختصار کیساتھ بحث کیجاوے سو یاد رہے کہ اقانیم ثلاثہ یہ تین ہیں (۱) باپ خدا (۲) بیٹا خدا (۳) روح القدس خدا جن میں سے ہر ایک کے متعلق ہم الگ کچھ لکھینگے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ؁

خدا باپ

مسیحی خدا کو رب کہتے ہیں

خدا تعالے جسکو تمام دنیا خدا سمجھتی ہے اور مسلمان اسکو رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم کہتے ہیں مسیحی صاحبان اسکو اب (باپ) کے نام سے موسوم کرتے ہیں جیسا کہ اکثر جگہ دعاؤں میں ہوتا ہے اے ہمارے آسمانی باپ وغیرہ وغیرہ غرض مسیحی لوگ رب کو اب کہتے ہیں۔

اب اور رب میں فرق

رب کے معنے ہیں پالنے والا پرورش کرنیوالا اور کسی چیز کو آہستہ آہستہ پرورش کر کے اسکو اسکے کمال پر پہونچانا رب کا کام ہے گویا رب کی ایسی صفت ہے جو انسان کو ہر حالت اور ہر جگہ میں پرورش کرتی ہے۔

اب کے معنے باپ کے ہیں باپ کا کام یہ ہوتا ہے کہ جبتک اسکی اولاد اسکے سامنے ہو اسکے لیئے آسایش کے اسباب مہیا کرنا گویا کہ اب کا کام رب سے بہت ہی ادنیٰ درجہ کا ہوتا ہے بلکہ بالفاظ دیگر اب کے کام کو رب کے کام سے کچھ نسبت نہیں۔

ایک بچہ بیمار ہوتا ہے باپ کا سایہ اسکے سر پر سے جاتا رہتا ہے تو وہ یتیم کہلاتا ہے لیکن رب ایک ایسی ذات ہے جس کے سایہ عاطفت کے نیچے انسان کو ساری عمر گذارنی پڑتی ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بچہ یا جوان ایسے مشکلات میں پڑتا ہے کہ باپ خود اسکے ساتھ پریشان ہو جاتا ہے مگر کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن رب ہر حالت میں پرورش کر سکتا ہے اور ان مشکلات سے رہائی بخشتا ہے

اسلام اور خود کشی

بعض وقت انسان ایسے مشکلات میں پڑ جاتا ہے کہ خود کشی کرنے پر تیار ہو جاتا ہے ایسی حالت میں وہ شخص جو رب پر ایمان رکھتا ہے ہرگز اس امر پر راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ خدا تعالےٰ سے اپنی مشکلات کے حل کیلیئے

دعا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے خودکشی کو حرام کر دیا ہے اور ایسا کرنے سے صاف بتایا ہے کہ عسر و یسر میں انسان رب کی طرف توجہ کرے نہ کہ خودکشی کیلئے تیار ہو جائے۔

الغرض ایک انسان جو ذرا بھی عقل رکھتا ہو صرف اسی بات کو خوب سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان لوگ کیا خدا پیش کرتے ہیں اور مسیحیوں کا خدا کسی طرح اس کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔

(۲) بیٹا خدا

مسیحی لوگ بیٹا خدا کو دوسرے لفظوں میں یسوع مسیح کہتے ہیں اس جگہ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ مسیح کو دو رنگوں میں پیش کرینگے ایک وہ مسیح جس کو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ اور دوسرے جسکو انجیل نے پیش کیا ہے +

قرآن کریم اور مسیح | اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مسیح ابن مریم اللہ تعالےٰ کے رسول تھے جو انجیل لیکر بنی اسرائیل کی ہدایت کیلئے آئے تھے یہودی لوگ آپکو (نعوذ باللہ) حرامزادہ کہتے تھے قرآن کریم نے اسکی تکذیب کی اور فرمایا کہ وہ اور رسولوں کی طرح ایک رسول تھے لیکن عیسائی مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اسلیئے اس عقیدہ کی بڑے زور سے تغلیط کرتا ہوا بڑے مضبوط دلائل دیتا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اَنّٰی یَکُوۡنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَکُنۡ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ وَہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ (ترجمہ) پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمین کا کس طرح اسکا بیٹا ہو سکتا ہے۔ جبکہ اسکی بیوی نہ ہو اور اس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ اور وہ ہر ایک چیز کے جاننے والا ہے یعنے یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ بغیر ماں کے بیٹا نہیں ہو سکتا کیونکہ بیٹا تو وہی ہوتا ہے جسکو کوئی جنے

جب جننے والی ہی نہیں تو بیٹے کے کیا معنے؟

ڈاکٹر برخوردار نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ جیسے چمنی کی موٹائی کے اندر والے نور کو ضرورت نہیں ہے کہ چمنی کے اندر کے نور کیساتھ کوئی بیاہ کرے اسی طرح مسیح کو بھی ضرورت نہیں ڈاکٹر صاحب کو خیال نہیں آیا کہ اسکو کوئی بیٹا نہیں کہتا پھر بھی اپنے مثال پر غور کریں تو معلوم کرینگے کہ خود چمنی اور اسکے اندر کے نور سے وہ نور پیدا ہوا ہے جو اسکی موٹائی کے اندر ہے واہ ڈاکٹر صاحب خوب کہا آپنے کبھی ڈاکٹری ملاحظہ میں ایسی مثال دیکھی ہے۔ کہ ماں کے بغیر کوئی لڑکا ہو جائے۔ فتدبر

(۲) لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ ؕ قُلۡ فَمَنۡ یَّمۡلِکُ مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ یُّہۡلِکَ الۡمَسِیۡحَ ابۡنَ مَرۡیَمَ الآیۃ

(ترجمہ) بیشک کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ وہ مسیح ابن مریم ہے کہدے اللہ تعالےٰ سے کون کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے اگر وہ ارادہ کرے یہ کہ ہلاک کردے مسیح کو۔ الخ۔ یعنی اگر مسیح کچھ اختیار رکھتا ہے تو ضروری ہی کہ اسکو اختیار ہو حالانکہ مسیح کو یہ بھی اختیار نہیں ہی کہ وہ اپنے ہلاکت ہونیسے بچائے اگر خدا تعہ اسکو ہلاک کرنا چاہے یہ ایک ایسی دلیل ہی جسکا جواب نہیں مل سکا ڈاکٹر برخوردار نے لیمپ مثال کے مطابق اسکا جوابدیا مگر میں اسکو یہاں درج کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ جب انکی اصل مثال ٹھیک نہیں ہے تو اسکے سب نتائج غلط ہو جاتے ہیں۔

(۳) کَانَا یَاۡکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ ترجمہ (وہ دونوں (مسیح اور مسیح کی ماں) کھانا کھاتے تھے) اس آیت شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کا کام نہیں ہی کہ وہ کھائے اور اسکے لیئے مثال سی اسجگہ بھی فائدہ اٹھایا ہے چنانچہ لکھتے ہیں چمنی محتاج ہے کہ خاک سے بنے اور کہ لیمپ اسکو اٹھا رکھے مگر نور خود قایم ہے اول تو مثال غلط ہے مجھے اسکا جوابدینا

م کھانے پینے کے لوازمات پاخانہ پیشاب بھی ضرور ہوں ڈاکٹر مذکور نے مندرجہ بالا

ضروری نہ تھا یہ ہم ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ نے بیٹا تو اس نور کو بیان کیا تھا جو چمنی کی موٹائی کے اندر ہو مگر بیان آپ بیٹے والی بات کو چمنی پر چسپان کرتے ہیں واہ ڈاکٹر صاحب تحریف کلام کرنا اور لوگوں کو دھوکہ دینا آپ لوگوں پر ہی ختم ہے۔

مسیح اور انجیل | میں طوالت کے لحاظ سے اس بحث کو یہاں تک ختم کر کے ناظرین کے سامنے مسیحی انجیل کا نقشہ پیش کرتا ہوں ناظرین غور فرماویں کہ انجیل مسیح کے متعلق کیا کہتی ہے

(۱) انجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ فاحشہ عورتیں مسیح کے پاس آیا کرتی تھیں چنانچہ لکھا ہے کہ ایک فاحشہ عورت نے اسکے پاؤں اپنے آنسوؤں سے دھوئے اور پھر اپنے سر کے بال اسکے پاؤں پر ملے اور پھر اسی عورت نے یسوع کے سر پر عطر بھی ڈالا جو وہ سنگ مرمر کے عطردان میں لائی تھی اور اس امر کو لوگوں نے برا بھی سمجھا بعضوں نے تو یہ بھی کہدیا کہ اگر یہ نبی ہوتا تو ایسا نہ کرتا (دیکھو متی ۲۶: ۶، ۷ مرقس ۱۴: ۳ لوقا ۷: ۳۷، ۳۸، ۳۹ یوحنا ۱۱: ۲) اب ناظرین خود انصاف کریں کہ جس بزرگ کے متعلق اسکے مریدوں کے ایسے برے خیالات ہونگے وہ آدمی کیسا ہوگا پھر بھی نہیں۔ (۲) بلکہ انجیل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع اس بدکار اور فاحشہ عورت اور اسکی بہن کو پیار بھی کرتا تھا دیو حنا ۱۱: ۵) ناظرین خود انصاف فرماویں کہ فاحشہ عورتوں سے محبت رکھنے والا انسان خدا کا بیٹا بننے کا کہانتک مستحق ہے (۳) مسیحیوں کے اعتقاد کے مطابق مسیح ملعون تھا ملعون کے معنے ہیں خدا سے دور جس پر لعنت کیگئی ہو ایسا انسان خدا کا بیٹا تو کجا اسکا مقرب اور ادنیٰ درجہ کا مومن بھی نہیں ہو سکتا۔

الغرض مسیح کسیطرح بھی خدا کا بیٹا ہونیکے قابل نہ تھے اور نہ ہی وہ خدا ہونیکے قابل تھے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار ط

(۳) روح القدس خدا

اب ہم مسیحی صاحبان کے تیسرے خدا کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں جسے وہ روح القدس کہتے ہیں۔

روح القدس کے معنے | کلام الٰہی کی اصطلاح سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کلام کو کہتے ہیں٭

٭ جیسا کہ فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی سے پایا جاتا ہے اور قدس کے معنے ہیں پاک اس روح القدس کے معنے ہوئے کلام پاک یہ معنے اس مبارک

اسکو سمجھا ہے۔ اسلئے ہمیں اس لفظ کے معنے کرنیکا اختیار حاصل ہے۔ انجیل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے چنانچہ لکھا ہے ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کیساتھ تھا اور کلام خدا تھا اسمیں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیونکا نور تھا حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے (یوحنا ۱: ۱ لغایت ۹) مجھے معلوم نہیں ہے کہ عیسائی صاحبان روح القدس کے کیا معنے کرتے ہیں مگر چونکہ قرآن کریم اور انجیل کی رو سے روح القدس کے معنے پاک کلام کے معلوم ہوتے ہیں اسلیئے ہم اسجگہ اسکے معنے یہی کرینگے اب غور طلب امر یہ ہے کہ آیا کلام خدا ہو سکتا ہے میرے وہم میں بھی نہیں آسکتا کہ کلام بھی خدا ہو سکتا ہے ہاں البتہ مسیحی صاحبان کے ذمہ یہ فرض ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اگر کلام خدا بننے کی مستحق ہے تو پھر تصاویر آگ پانی ہوا وغیرہ کیوں خدا نہیں بن سکتے کلام کے بغیر انسان زندہ رہ سکتا ہے مگر ہوا کے سوا تو انسان زندہ بھی نہیں رہ سکتا تو پھر سب سے پہلا حق ہوا کو ہے کہ وہ خدا بنائی جاوے۔ غرض یہ عیسائیوں کی ہرسہ خدا کا مختصر الفاظ میں ذکر کیا ہے ناظرین خوب سوچ سکتے ہیں کہ ان میں سے کونسا خدا اس لایق ہے کہ اسکو خدا تسلیم کیا جاوے میرے نزدیک ان میں سے ایک بھی نہیں جنکو میں اللہ کہہ سکوں۔

تردید تثلیث

اب ہم تثلیث کے رد میں ایک دو دلائل بیان کرکے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں (اول) کون نہیں جانتا کہ ۱+۱+۱ برابر ہوتے ہیں تین کے اور کون نادان ہے جو کہہ سکے کہ ۱+۱+۱ برابر ہوتے ہیں ایک کے عیسائی صاحبان اسکو یہ کہکر ٹالدیتے ہیں کہ ہم تین الگ الگ خدا تسلیم نہیں کرتے بلکہ توحید میں تین اقانیم مانتے ہیں ناظرین میرے گذشتہ بیان سے دیکھ چکے ہیں کہ باپ خدا الگ ہے بیٹا الگ اور روح القدس پھر تعجب ہے کہ یہ تین چیزیں ایک کسطرح ہو سکتی ہیں۔ کیا خدا کچھ ہے تین چیزوں کا ”نعوذ باللہ من ذالک“

* یہ آیت اس قسم کی ہے کہ ایک انسان اسکا مطلب نہیں سمجھ سکتا اس ایک فقرہ میں ماضی اور حال کو ایسی طور سے جمع کیا ہے جو بالکل ناجائز ہے کبھی نہیں سنا کہ شرط ماضی میں ہو اور جزا حال میں ہو اگر پہلی عبارت نور تھا صحیح ہو تو آخر میں روشن کرتا تھا چاہیئے اگر پچھلی عبارت روشن کرتا ہے صحیح ہے تو پھر نور ہے چاہیئے غرض شرط و جزا ایک ہی زمانہ میں ہونے چاہئیں مگر مسیحی صاحبان کی عقل الٹی انکی منطق

[illegible]

(دوم) کیا عیسائی صاحبان بتا سکتے ہیں۔ کہ

(۱) پہلے خدا تھا یا بیٹا (۲) بیٹا کب پیدا ہوا خدا کیسا تھا یا خدا کے بعد اگر خدا کے بعد تو کیا مخلوق سے پہلے یا بعد (۳) آسمان اور زمین اور اور مخلوقات کسنے پیدا کئے باپ نے یا بیٹے نے یا دونوں نے اگر دونوں نے تو خدا نے کون حصہ پیدا کیا اور بیٹے نے کون اور کیا روح القدس بھی شامل تھی اگر نہیں تو کیوں (۴) روح القدس کب پیدا ہوا بیٹے کے بعد یا پہلے اور ابتدائے آفرینش مخلوقات کے پہلے یا پیچھے اور روح القدس کیا چیز ہے (۵) جب خدا کا بیٹا مریم بتول کے پیٹ میں تھا تو تثلیث کے کون کون سے اقنوم تھے (۶) کیا تثلیث کا حکم مسیحی مذہب سے پہلے بھی کسی مذہب کو خدا تعالےٰ کی طرف سے دیا گیا تھا اگر دیا گیا تھا تو کس کس مذہب کو (۷) تثلیث کا مسئلہ رائج ہونے سے پہلے لوگ کس طرح نجات پاتے تھے (۸) کیا خدا کے بیٹے کو مخلوق ذلیل کر کے سولی پر چڑھا سکتی ہے (۹) مسیح کا ایک رشتہ مریم علیہا السلام کے ساتھ ہے اور وہی رشتہ خدا تعالےٰ کیساتھ یعنے دونوں میں سے ہر ایک بیٹا کہلاتا ہے تو خدا تعالےٰ اور حضرت مریم کے درمیان کیا رشتہ ہے کیا حضرت مریم بھی تثلیث کا ایک اقنوم ہیں اگر اقنوم ہیں تو پھر تین اقانیم میں سے کون خارج ہوگا (۱۰) کیا کسی مجرم کی جگہ دوسرے کو سزا دیدینا مناسب ہے تلک عشرۃ کاملہ

میں امید رکھتا ہوں کہ اڈیٹر صاحب تجلی یا انکا کوئی ریڈر ضرور ان سوالات کا جواب دیکر مجھے ممنون فرمائیگا۔

خلاصہ مضمون اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ تین خدا ماننا یہ مسیحیوں کا عقیدہ ہے جو انہوں نے بانیٔ دین مسیح سے سو تین سو سال بعد اپنے مذہب کیساتھ شامل کیا ہے اور جسکے لیے مسیحی صاحبان کے پاس ایک دلیل بھی نہیں ہے آخر پر میں نے مسیحی صاحبان پر دس سوال کئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اگر مجھے ان سوالات کا جواب ملا تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر کچھ لکھونگا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و تمت

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۔ عبد الرحیم

لوکل خبریں

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان ملّت اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور سب خیریت سے ہیں۔

خاندان رسالت خیر و خوبی سے ہیں صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بمعہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب سید محمد اسحاق صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب کشمیر کی سیر کر کے ۲۳۔ اگست ۱۹۰۹ء کو خیر و عافیت کیساتھ قادیان دارالامان میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

حافظ عبدالرحیم صاحب مینیجر رسالہ ہٰذا بھی اپنی بیماری کی رخصت پوری کر کے ۳۰۔ اگست کو واپس قادیان دارالامان میں آگئے ہیں اور اپنا کام شروع کر دیا ہے دیگر عہدیداران جو مدرسہ سے تعلق رکھتے تھے اور مدرسہ میں موسمی تعطیلات ہونیکی وجہ سے ڈیڑھ ماہ کیلئے چلے گئے تھے واپس تشریف لے آئے ہیں اور سب صاحبان نے اپنا اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول موسمی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر ۱۹۰۹ء کو کھل گیا ہے۔

ماسٹر فقیر اللہ صاحب یکم ستمبر ۱۹۰۹ء سے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مقرر ہوئے ہیں بارش کثرت سے ہو رہی ہے قادیان دارالامان ایک جزیرہ بنا ہوا ہے راستہ میں کثرت سے پانی چل رہا ہے۔

میگزین نے پھر اپنا پریس جاری کیا ہے اور گذشتہ رسالہ اسکے اپنے مطبع میں چھپا ہے رسالہ تشحیذ الاذہان بھی مدت سے کوشش کر رہا ہے کہ اپنے پریس میں چھپا کرے کیونکہ رسالہ کی چھپوائی کی بہت بری حالت ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اپنے پریس کیلئے انتظام کیا جاویگا کیونکہ اپنے پریس کے سوا چھپوائی کی شکایت رفع ہونی ناممکن معلوم ہوتی ہے ایڈیٹر

براہین احمدیہ مکمل پانچ جلد صرف دو روپیہ میں بکڈپو قادیان سے ملتی ہے۔ بہت جلد منگوائیں ٭

(مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب چھپا)